

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استخاره

حق پبلی کیشنز

2-A سید پلازہ چیئر جی روڈ، اردو بازار، لاہور



فہرست

صفحہ	تفصیل
۵	استخارہ کا اصل مفہوم کیا ہے؟
۱۱	ہمارے ملائے اعلیٰ کی اللہ سے طلب مدد و مشورت
۱۷	احادیث استخارہ
۱۹	استخارے کا طریقہ
۲۱	سفر تجارت یا حج کے لئے استخارہ کا طریقہ
۲۲	عمل آسان استخارہ
۲۳	عمل استخارہ خضریٰ
۲۳	اسم اللہ سے استخارہ
۲۴	استخارہ آب
۲۵	استخارہ بذریعہ تسبیح
۲۵	نماز استخارہ
۲۶	نماز استخارہ نواسہ ہائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۲۸	روزمرہ کاموں کا استخارہ
۲۹	حکایت حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہم السلام
۳۷	استخارہ غوثیہ



اللہ! تیرا شکر ہے

میتیں، برکتیں، وسعتیں،

نور: عدیل حق، محمد اجمل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سن اشاعت	2008ء
پروڈکشن منیجر	: محمد سلیم
مارکیٹنگ	: بشارت صدیقی
لیگل ایڈوائزر	: عامر وہاب اعوان (ایڈووکیٹ لاہور ہائیکورٹ)
مطبع	: آصف پرنٹرز
قیمت	: 70 روپے

استخاره صحابہ کرام

۳۸

استخاره نکاح

۳۹

سوال نگاہِ رحمت بخشور و اتنا صاحبِ رحمت اللہ علیہ

۴۰

سوال نظرِ کرم بخشور خواہِ غریب نواز چشتی اجپیری

۴۱

استخاره شبِ جمعہ

۴۲

استخاره سورۃ فاتحہ

۴۳

استخاره ہا مؤکل

۴۴

عملیات کشف باطن و شرح صدر

۴۵

کشف بذریعہ حروف

۴۶

کشف باطن سرلیح الاثر

۴۷

کشف مجرب ماخوذ جو اہر خم

۴۸

سوال نظر التفات بخشور پنجتن پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴۹

استخارہ کی مزید تین دعائیں

۵۰

عمل برائے وسعتِ رزق

۵۱

عمل برائے عزت و کرامت

۵۲

سوال نظر کرم و عطائے حاجات بخشور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۵۳

در بیان امداد اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ

۵۴

در بیان نگاہِ لطف و امداد اللہ تعالیٰ ہاتھی والوں کے خلاف

۵۵

استخارہ کا اصل مفہوم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم - والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
الکریم اما بعد - ایک دفعہ بہت سے لوگ دربارِ درگاہ بابا شیر شاہ ولی رحمۃ
اللہ علیہ پر حاضر تھے کہ سجادہ نشین سفید براق لباس میں ملبوس تشریف لائے اور
حاضرین کے وسط میں تشریف فرما ہو گئے۔ اسم گرامی آپ کا فیض رسول تھا۔
حاضرین میں کسی نے پوچھا: ”حضرت یہ تو فرمائیے کہ دنیا اور آخرت کی سب
سے بڑی نعمت کون سی ہے؟“

اس پر آپ نے قدرے توقف فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے:
”حضور رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شبِ معراج حضرت جبریل علیہ
السلام کے ہمراہ ایک اولیاء اللہ کی جماعت کے قریب سے گزرے۔ دیکھا تو وہ
ساری جماعت بالکل ساکت و صامت بیٹھی ہوئی ہے اور ان کی آنکھیں اوپر کی
طرف اس طرح سے اٹھی ہوئی ہیں کہ پلکیں تک نہیں جھپک رہیں اور ان کے

سروں پر ایک خاص قسم کا کئی رنگوں کا عجیب و غریب نور چمک رہا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے سوال فرمایا کہ یہ کن لوگوں کی جماعت ہے؟

تو حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: ”یا رسول اللہ! یہ اُن اولیائے کرام کی جماعت ہے جو دنیا میں نہ دنیا کے طالب تھے اور نہ جنت کے اور نہ ہی دوزخ کے۔ محض اللہ تعالیٰ کے طالب تھے اور اللہ وحدہ لا شریک ہی کے لئے تمام عبادت و نیکی کرتے تھے اور خداوند سے محض القائے خداوندی یعنی دیدار خداوند کے طالب تھے۔ چنانچہ ساری زندگی انہوں نے عشق اللہ تبارک و تعالیٰ ہی میں بسر کر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا یہ انعام دیا ہے کہ اب یہ دیدار خداوندی کر رہے ہیں اور قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے اور انہیں خداوند کے دیدار کے باعث یہ احساس تک نہ ہوگا کہ کب وہ خدا کے حضور بعد از وصال حاضر ہوئے اور کب قیامت آئی۔ چنانچہ آخرت کی سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے اور دنیا کی سب سے بڑی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہے۔ جن لوگوں کو یہ دیدار حاصل ہو جائے انہیں پھر کسی اور چیز کی حاجت نہیں رہتی۔ چنانچہ اے سالک و اے مسئول اگر دنیا میں رہ کر دنیا میں مگن رہا اور خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نے بھلا دیا تب بھی تیری زندگی بے مقصد ہے۔ لہذا دنیا میں رہ اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد رکھ اور بہتر تو یہ ہے کہ جب دنیا میں تجھے کوئی مشکل مرحلہ پیش آئے تو اللہ اور رسول صلی اللہ

علیہ وسلم سے اُن کی مدد طلب کر اور اللہ سے مدد و مشورہ مانگ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے سے مشورہ و تجویز مانگنے والوں کو سیدھی اور نفع بخش راہ دکھاتے ہیں اور اس چیز کو استخارہ کہا جاتا ہے کہ اگر کسی مشکل کام میں انسان اللہ تعالیٰ سے مشورہ و تجویز طلب کرے۔ لفظ استخارہ سے مراد بھی مشورہ و تجویز مانگنے کے ہیں۔

چنانچہ جو لوگ اپنی مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے مدد و مشورہ اور تجویز طلب کرتے ہیں وہ لوگ خوش بخت ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور جن لوگوں کو خداوند کسی کام کے کرنے کا مشورہ و تجویز دے اُن کی خوش بختی میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے کسی بھی مشکل وقت میں مشورہ طلب نہ کریں اور محض بے خبر اور دنیا ہی میں گم رہیں اور اپنے ہی نفس و دماغ سے فیصلے کرتے رہیں۔ شیطان اُن کے کاموں میں داخل ہو جاتا ہے اور اُن کے کام پورے طور پر درست بھی نہیں ہوتے۔ لہذا ایسے لوگ بدنصیب اور بد بخت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھو اور اُس سے مدد و استعانت طلب کرتے رہو۔ وہ ذات پاک ایسی ہے کہ مانگنے والوں کو عطا کرتی ہے اور جو شخص اُس سے نہ مانگے اُسے اُس کے فقر و غرور اور تزک و مباہات پر محمول کرتی ہے۔ چنانچہ ذات باری تعالیٰ سے ضرور مدد و مشورہ طلب کرنا چاہئے کہ یہ انسان کی خوش بختی و خوش نصیبی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عام انسانوں، اولیائے کرام بلکہ انبیائے کرام تک نے مدد و استعانت اور مشورہ و تجویز مانگیں اور ہر اچھے اور ہر مشکل وقت میں اُسی کی ذات باریکات کو یاد و مد نظر رکھا۔ چنانچہ انتہائی کامیاب و کامران زندگیاں گزار کر

دنیا سے پردہ فرمایا۔

جن لوگوں نے اوپر اوپر سے اللہ کی عبادت کی اور دل سے دولت کی پرستش کی اُن لوگوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ سے اوپری ہو گیا اور وہ لوگ محض ہر طریقے سے حصولِ دولتِ دنیا ہی میں مشغول ہو گئے اور اس سے بڑی بد بختی و بد نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کو فراموش کر کے محض دولتِ دنیا ہی کو اپنا خدا بنانے اور ہر جائز و ناجائز طریقے سے اُسی کے حصول میں مشغول ہو جائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے لئے دو قسم کے حقوق مقرر فرمائے ہیں

۱۔ حقوق اللہ ۲۔ حقوق العباد

۱۔ حقوق اللہ

تو وہ ہیں جن کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ یہ اللہ وحدہ لا شریک کا انہان پر حق ہے کہ انسان اُسی کی عبادت کرے اور اُسی سے مدد مانگے۔ چنانچہ اس زمرے میں یعنی حقوق اللہ میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ قسم کے ارکان شمار ہوتے ہیں۔ اولین ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نماز قائم کرے۔ قرآن کریم میں نماز قائم کرنے کی ہدایت سینکڑوں بار آئی ہے۔ یہ بھی ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ روزہ رکھے اور زکوٰۃ اپنے مال کی ادا کرے اور اگر پھر بھی وہ مالدار ہے تو اُس پر حج کرنا بھی واجب ہے لیکن جو شخص مالدار نہیں ہے۔

اُس پر حج فرض نہیں اگر وہ حج نہ بھی کرے گا تو کوئی گناہ نہیں۔

۲۔ حقوق العباد

اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ یہ بھی انسان پر فرض ہے کہ وہ بندوں کے حقوق پر بھی پورا اترے۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، زکوٰۃ دیتا، حج کرتا ہے لیکن بندوں کے حقوق پورے نہیں کرتا۔ بلکہ انسانوں کے حقوق کو دیے ہی چھوڑ دیتا ہے تو اُس کی ساری عبادات بے کار محض ہیں اور اُن کی ذرہ برابر کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ عصرِ حاضر میں عموماً یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جو حاجی صاحبان حج کر آتے ہیں اپنے عزیز و اقارب اور اپنے ملازموں کے لئے وہ سنگدل اور سفاک ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عبادت فضول ہے جو محض اللہ کی عبادت ہی کو اپنے منزلِ مقصود بنا کر حقوق العباد کو بالکل فراموش ہی کر دیں۔ لوگ انہیں محض اُن کی دولت کی وجہ سے سلام کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ لوگوں کے لئے باعثِ عزت و عظمت اور مرجعِ خلافت ہو چکے ہیں لہذا جو مرضی کرتے پھریں۔ عموماً ایسے لوگ اپنے ملازمین سے بڑی سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں ہم نے تمہاری تنخواہیں اس لئے تھوڑی تھوڑی کم کی ہیں کہ ہم ان سے روضہ رسول کی زیارت کر آئیں۔ رسول کریم نے فرمایا اگر تم کسی نیک کام کے لئے کسی غریب کا پیٹ کاٹو گے تو وہ نیک کام بھی حرام ہو جائے گا اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ حقوق العباد میں اُس کی پکڑ بہت سخت ہے۔ جس انسان نے کسی دوسرے سے زیادتی کی ہوگی خدا اُسے معاف نہیں کرے گا

بلکہ جب تک وہ مظلوم اُسے معاف نہ کر دے کہ جس کے ساتھ اُس نے ظلم کیا ہے، اللہ اُسے معاف نہ کرے گا۔ چنانچہ نیک کام بھی اُسی کا قبول ہے جو حقوق العباد کا پوری طرح سے خیال رکھے۔ اپنے عزیز واقارب اور ملازموں سے صلہ رحمی کرتا رہے اور اُن کے حقوق کا پورا پورا خیال کرے اور اس کے بعد اپنے اللہ کریم سے مدد و مشورت طلب کرتا رہے۔

جو شخص محض عصر حاضر کے نو دولتوں کی مانند ہر جائز و ناجائز طریقے سے دولت کما کما کر خواہ جج ہی کرتا رہے۔ ایسی عبادات آخر کار اُس کے منہ پر مار دی جائیں گی۔ جن میں اُس نے اللہ کے بندوں پر تو ظلم روا رکھا اور محض اپنی تالیف قلب کے لئے اللہ کی عبادات و حج وغیرہ کرتا رہا۔ بعض لوگ محض دکھاوے کی عبادت کیا کرتے ہیں کہ لوگ انہیں حاجی سمجھیں اور محض اپنے ظلم و جبر کو اختیار کئے رکھنے اور ہر ناجائز کام کو روا رکھنے کے لئے حج وغیرہ عبادات الہیہ کو آڑ بناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عبادات بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور محض بیکار و بے اصل ہیں اور ایسی عبادات روز آخر فائدے کی بجائے انسان کو نقصان پہنچانے والی ہوں گی۔ لہذا اللہ سے مدد و مشورہ اور استعانت طلب کرتے رہنا اور اُس کے قہر سے ہر لحظہ ڈرتے رہنا عین عبادت ہے۔ حقوق العباد کا خیال رکھنا اور بندوں کے حقوق کا خیال رکھ کر نیکی کرنا خواہ تھوڑی سی ہو دوسرے اعمال پر روز محشر بہت بھاری ثابت ہوگی اور عین ممکن ہے کہ ایسی تھوڑی مگر ہرست سے درست نیکی کی وجہ سے انسان کی بخشش ہو جائے۔

ہمارے ملائے اعلیٰ کی اللہ سے طلب مدد و مشورت

حضرت آدم علیہ السلام کو جب دانہ گندم کھانے کے جرم میں جنت سے زمین پر اتارا گیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کی کہ ”یا اللہ! مجھے اور میری بیوی کو جنت سے نکال کر زمین پر کیوں ڈال دیا گیا؟“ اللہ کریم نے فرمایا۔ ”تم نے اور حوا نے دانہ گندم کھایا اور اس صورت میں ہماری نافرمانی کی لہذا اس جرم کی وجہ سے تمہیں زمین پر ڈال دیا گیا۔“

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی۔ ”اے الہ العالمین! تو تو غفور الرحیم ہے۔ ہم محض بے خبر تھے۔ ہم جانتے نہ تھے کہ اتنے سے جرم کی اتنی بڑی سزا ہو سکتی ہے اور اے اللہ آپ نے بھی ہمیں بروقت نہ تو منع کیا اور نہ ہی ہاتھ غیب و پردہ اسراء سے مشورہ و تجویز بتائی۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اے آدم صفی اللہ! اگرچہ آپ میرے دوست ہیں لیکن آپ نے ہم سے مشورہ طلب ہی نہیں کیا۔ ہم سے کوئی تدبیر

مانگی ہی نہیں لہذا ہمارا دستور ہے کہ جو ہم سے مانگتا ہے اُسے دیتے ہیں اور جو ہم سے نہیں مانگتا اُسے نہیں دیتے۔ اُسی کو نوازتے ہیں جو دست سوال دراز کرے۔“ لہذا اب حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام نے یہ بات پہلے باندھ لی کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو سب سے پہلے دعا میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مشورہ طلب کرنا ہے۔ مدد مانگنی ہے کہ ہمیں اے ذات باری تعالیٰ اس کام کا اچھا بُرا دکھا اور باخبر کر دے اُس کے بعد جو بات اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو اُسے اختیار کرنا ہے اور جو اُس کی رضا کے مطابق نہ ہو اُسے ہرگز اختیار نہیں کرنا ہے۔ چنانچہ جب ہابیل اور قابیل کا معاملہ درپیش ہوا کہ حضرت اماں حوا اُس زمانے میں ایک ایک جوڑا جنتی تھیں۔ ہابیل کے ساتھ ان کی بہن کو جن کا نام غازہ تھا پیدا کیا گیا اور قابیل کے ساتھ اُن کی بہن اقلیمہ کو پیدا کیا گیا۔ اقلیمہ بہت خوبصورت تھی جبکہ غازہ خوبصورت نہ تھیں لیکن حکم خداوندی آیا کہ اقلیمہ ہابیل سے اور غازہ قابیل سے بیاہ دی جائے لیکن قابیل اکڑ گیا کہ وہ ایسا ہرگز نہ ہونے دے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں خدا کے حضور نذر قربانی پیش کرنے کا حکم دیا۔ حاکم اُس وقت آگ تھی کہ آسمان سے اترتی اور قربانی جس کی منظور ہوتی اُسے جلا دیتی تھی۔ چنانچہ ہابیل اور قابیل نے بکریاں ذبح کر کے پہاڑ پر رکھ دیں۔ وہیں آتش بے دود مثل سیرغ کے آسمان سے کوہ منی پر اتری اور قربانی ہابیل کی جلا دی لیکن قابیل پھر بھی نہ مانا اور اُس نے ہابیل سے کہا۔ اگر تو نے اقلیمہ کو لیا تو میں تجھے قتل کر دوں گا اور ہابیل نے کہا۔ تجھے خدا کی

قدرت پر بھی یقین نہیں کہ وہاں میری قربانی قبول ہو چکی ہے اس پر قابیل نے جبکہ ہابیل ایک دو پہر بے خبر سویا ہوا تھا، پتھر مار کر قتل کر دیا لیکن پھر اُس کی لاش پشتارہ بنا کر بہت دیر کا ندھے پر لئے پھرا اور آخر کار ایک کوئے نے دوسرے کوئے کو دفن کر کے اُسے زمین میں دفن کر دینے کی راہ بھجائی۔ اس جگہ پر حضرت آدم علیہ السلام نے پھر اللہ تعالیٰ سے مدد و مشورہ کے حصول کی دعا فرمائی کہ اے اللہ پاک ہے تیری ذات میرے ایک بیٹے نے عورت کی خاطر دوسرے کو قتل کر دیا۔ اب قابیل کے لئے کیا کیا جائے۔ کیا اُسے اُس کے جرم کی سزا دی جائے؟“ ہاتف غیب سے آواز آئی۔ ”اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ شاید کہ وہ توبہ کرنے والوں میں سے ہو۔“

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی انسان کو سزا دینے کے جملے بھی استخارہ کرنا جائز ہے مبادہ کہ قدرت اُسے سزا نہ دینا چاہتی ہو لیکن جب خدا تبارک و تعالیٰ نے اُسے بچا لیا کہ شاید وہ اس گناہ سے توبہ کر لے تو پھر ساری ذمہ داری خدا تبارک و تعالیٰ کی ہو گئی چنانچہ جب کافی عرصہ تک بھی قابیل نے توبہ نہ کی تو خدا نے ایک فرشتہ ایک نیزہ باز گھڑ سوار کی صورت میں مقرر کیا جو قابیل کو اُسی وقت سے نیزہ مار کر قتل کر دیتا ہے اور اللہ پھر اُسے زندہ کر دیتا ہے اور گھڑ سوار پھر نیزہ مار کر قتل کر دیتا ہے اور یہ سزا تا قیامت اُس پر قائم و مقرر ہوئی کیونکہ اُس نے دنیا میں قتل کی روایت شروع کی۔ اب جب تک قتل ہوتے رہیں گے جدال و قتال کے جرم کی سزا کا ایک معقول حصہ قابیل کو بھی ملتا رہے گا

چنانچہ وہ تاقیامت اسی طرح سے زندہ کیا اور نیزہ مار کر قتل کیا جاتا رہے گا لیکن اگر قاتل، ہاتل کو قتل کرنے سے پہلے اللہ سے ڈرتا اور اس سلسلہ میں خدا کی مدد کا طلبگار ہوتا اور اسی سے مدد و مشاورت طلب کرتا۔ تب خدا کی نگاہ میں مقبول بندہ گردانا جاتا اور اس طرح سے مستوجب سزا نہ ہوتا۔

حضرت شیت علیہ السلام اور طلب المشورت

حضرت شیت علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ آپ کی کوئی بہن پیدا نہ ہوئیں لہذا آپ نے اللہ تعالیٰ کے آگے فریاد کی۔ ”یا اللہ! میری کوئی بہن نہیں ہے اور اب میں جوان ہو چکا ہوں لہذا مجھے کوئی بیوی نہیں مل رہی۔ اے اللہ میں تیرے ہی حضور التجا کرتا ہوں اور تیرے ہی آگے ہاتھ پھیلاتا ہوں کہ مجھے میری تنہائی کی رفیق اور میری اہلیہ عطا فرمائی جاوے۔“ حضرت شیت علیہ السلام بھی یہ بات جانتے تھے کہ دعا اللہ تعالیٰ کے پاس ضرور جاتی ہے اور جلد یا بدیر ضرور مقبول ہوتی ہے۔ چنانچہ انہی دنوں حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار سال کی عمر میں بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنے تمام بیٹوں کو دور دراز باغات تک بھیجا کہ ان کے لئے میوے لائیں لیکن حضرت شیت علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت کے لئے ان کے پاس رہے اور آپ کی از حد خدمت کرتے رہے۔ جب دوسرے بیٹوں کو میوے اور پھل لانے میں دیر ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے لاڈلے بیٹے شیت علیہ السلام سے فرمایا کہ کوہ

منیٰ پر جا کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت سے ان کے لئے میوے بھیجے تو حضرت شیت علیہ السلام ڈرے کہ حاکم اس وقت کی بے دود مثل سیرغ آتش تھی کہ کہیں جلالت و غیض خداوندی سے جلانہ ڈالے چنانچہ آپ نے عرض کی کہ ”اے ابی! آپ خود ہی دعا فرمادیں کہ آپ کی دعا مقبول بارگاہ ہے۔“ لیکن حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا۔ ”میں خدا سے شرمندہ ہوں کہ دانہ گندم کھا کر نافرمانی کی لیکن آپ پاک و صاف ہیں اور آپ نے ابھی کوئی گناہ نہیں کیا۔ چنانچہ آپ نے کوہ منیٰ پر جا کر دعا کی کہ ”یا اللہ! حضرت آدم علیہ السلام بیمار ہیں اور دل ان کا میوے کھانے کو چاہتا ہے لہذا جنت سے ایک خوان میووں اور پھلوں کا عطا فرما اور اے خدا تو جانتا ہے کہ میں بھی ابھی تک کنوارا ہوں اور شادی کے معاملہ میں تیری ہی مدد و معاونت اور صلاح و تدبیر طلب کرتا ہوں اور تجھی سے مدد مانگتا ہوں کیونکہ میری کوئی بہن نہ ہونے کی بنا پر گمان غالب ہے کہ میری شادی ہی نہ ہو۔ لہذا میری مدد و اعانت فرما..... کہ تو غفور الرحیم سب کی مدد فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

اب رحمت خداوند جوش میں آئی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک خوان میووں کا ایک خوبصورت حور کے سر پر سجا کر اس کے ہمراہ زمین پر اترے اور حضرت آدم علیہ السلام کے حضور پیش ہو کر عرض کی۔ ”حضرت آدم علیہ السلام آپ کے بیٹے حضرت شیت علیہ السلام کی دعا مقبول بارگاہ ہوئی ہے اور یہ میوے از ہر قسم خدا تبارک و تعالیٰ نے آپ کے لئے اور یہ حور آپ کے بیٹے

حضرت حوث کی زوجیت کے لئے زمین یا کرۂ ارض پر اتاری ہے۔ "حور اپنے چہرے سے نقاب کھول کر سامنے حاضر ہوئی۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے خوش ہو کر اس حور کی شادی حضرت شیت علیہ السلام سے کر دی اور اس حور کی زبان عربی تھی چنانچہ جو فرزند اس سے پیدا ہوتا عربی بولتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس حور اور شیت علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ پس حضرت آدم نے میوؤں کے خوانِ جنت سے کچھ خود کھایا کچھ بیٹوں کو دیا۔ جس نے اس جنت کے میوے کو کھایا عالم و فاضل اور دانا و بینا ہو گیا۔



احادیث استخاره

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان احادیث کا تذکرہ بھی کر دیا جائے کہ جو استخارہ سے متعلق ہیں۔

حدیث نمبر ۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے انس جس کام کا قصد کریں تو اولین استخارہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے سات مرتبہ پھر جو کچھ تمہارے دل پر القا یا واضح کیا جائے اسی پر عمل کریں۔ تو یہ آپ کے واسطے بہت بہتر ثابت ہوگا۔

حدیث نمبر ۲

حاکم ترمذی سے منقول ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابہ کرام کو استخارہ کی تعلیم فرماتے تھے۔ جس طرح کہ آپ آیات قرآنی کی تعلیم فرماتے تھے۔ دوسری روایت جامع الاصول میں منقول ہے کہ جس نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے استخارہ کیا وہ ہرگز نقصان نہ اٹھائے گا اور اس شخص کو بھی ندامت نہ ہوگی جو آپس میں مشورہ کرے گا اور وہ شخص کبھی فقیر نہ ہوگا جو میانہ روی اختیار کرے گا۔

علاوہ بریں ظفر جلیل شرح حصین میں رقمطراز ہے کہ جب کسی جائز کام کا ارادہ کرے مثلاً سفر، تعمیر عمارت، نکاح اور اس کی مانند جیسے تجارت میں کسی کی شرکت۔ سواری اور سواری کا جانور پالنے والے جانور کی خرید و فروخت۔ مال تجارت ملازمت وغیرہ ایسے کاموں میں اولین استخارہ کرنا بہتر ہے حرام و مکروہ کاموں مثلاً سٹہ بازی، چوری وغیرہ میں استخارہ حرام ہے اور الٹا نقصان دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ جب کوئی اہم کام یا مسئلہ پیش آجائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کرو۔ اسی رضا کے معلوم کرنے کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ اہل تقویٰ کا یہ قدیم معمول ہے کہ جب انہیں کوئی اہم کام درپیش ہو تو اولین وہ استخارہ کرتے ہیں پھر استخارہ سے ملی ہوئی راہنمائی کے مطابق وہ کام سرانجام دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مدد لینے کے لئے استخارہ نہ کرنا بہت کم نصیبی کی بات ہے۔ لہذا کوئی سفر درپیش ہو کوئی معاہدہ کرنا ہو کسی کاروبار میں شرکت، نیا کاروبار شروع کرنا،

کوئی مکان خریدنا یا فروخت کرنا، زمین کی خرید و فروخت کرنا گویا جو بھی نیا کام کیا جائے اس سے قبل استخارہ کر لینا بہتر ہوتا ہے۔ استخارہ نیک اور جائز کاموں کے لئے کرنا چاہئے۔

استخارے کا طریقہ

استخارہ کرنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلایا ہوا طریقہ درج ذیل ہے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هُمْ أَخَذَكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَ أَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي فَأَقْدِرْهُ لِي وَ يَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَ أَصْرِفْنِي عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر کام کے لئے دعائے استخارہ سکھاتے تھے۔ جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے فرماتے جس وقت تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے دو رکعتیں نفل

پڑھے سوائے فرض کے پھر کہے اے اللہ میں بھلائی مانگتا ہوں۔ تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل میں سے کیونکہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی باتوں کا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے اس کام کو اچھا میرے لئے میرے دین اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو تجویز کر دے اس کو میرے لئے اور آسان کر دے میرے لئے پھر برکت دے اس میں میرے لئے اور اگر تو جانتا ہے اس کام کو بُرا میرے لئے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو ہٹا دے اس کو مجھ سے اور ہٹا دے مجھ کو اس سے اور نصیب کر مجھے بھلائی جہاں کہیں بھی ہو پھر راضی رکھ مجھ کو اس پر۔ (مشکوٰۃ)

اور جب ہَذَا الامر پر پہنچے جس لفظ پر دو جگہ لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اپنے کام کا خیال کرے اس کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ کی طرف منہ کر کے بادِ وضو سو جائے اور جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات مضبوطی سے دل میں آوے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے۔ اگر ایک دن کچھ نہ معلوم ہو تو پھر دوسرے دن ایسا ہی کرے اسی طرح سات دن تک کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی یا بُرائی معلوم ہو جائے گی۔ یہ بات بھی ہے کہ قبل از استخاره مسواک کرے، نہا دھو کر اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور پاک صاف بستر پر دھنی کروٹ سوئے۔

سفر تجارت یا حج کے لئے استخارہ کا طریقہ

اگر کوئی شخص سفر یا کسی تجارت کا ارادہ رکھتا ہو یا حج اور روضہ اقدس کی زیارت کرنا چاہتا ہو تو اسے بھی استخارہ کرنا چاہئے اور اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو پہلے گزر چکا ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر مندرجہ ذیل دعا مانگے اور پاک صاف لباس کے ساتھ پاک صاف بستر پر سر قبلہ شریف کی طرف کر کے دھنی کروٹ استراحت کرے۔ انشاء اللہ بذریعہ خواب صحیح بات کا اشارہ ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے۔

ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے خیر کی طلب کرتا ہوں۔ تیرے علم کے ساتھ اور قدرت طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے واسطے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل کا پس تحقیق تو قادر ہے اور میں قادر نہیں تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے اچھا ہے انجام کار میں یا فرمایا اس جہان یا اُس جہان میں پس مہیا کر اس کو میرے لئے اور اس کو میرے لئے آسان کر پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بُرا ہے۔ میرے دین میں میری دنیا میں میری زندگی میں اور میرے انجام کار میں یا فرمایا اس جہان میں اور اُس جہان میں پس مجھ کو اس سے پھیر اور اُس کو مجھ سے پھیر اور مہیا فرما میرے لئے بھلائی جہاں ہو پھر مجھ کو اس کے ساتھ راضی کر۔ اے اللہ! میں اس

طرف اپنے مقصد کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ تیرے سوا میرا اور کوئی سہارا نہیں اور نہ تیری ذات کے سوا کسی اور سے امید ہے۔ نہ ہی قوت ہے کہ اس پر توکل کروں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی اور چارہ ہے کہ اس کی پناہ حاصل کروں۔ مگر میں تیرے فضل کا طلبگار ہوں۔ تجھ سے تیری رحمت اور نیکیوں کا خواستگار ہوں۔ میں تیری عبادت پر سکون طریقے پر کرنا چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے اس راستے کی راحتوں اور کلفتوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! تو اپنی قدرت سے مجھ پر آئی ہوئی ہر بلا کو نال دے اور ہر سختی کو مجھ پر آسان کر دے اور بیماری کو دور فرما دے اور مجھے اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے اور مجھ پر اپنی مدد سے کرم فرما۔ مجھ کو اپنی حفاظت اور عافیت میں پوری طرح سے رکھ۔“

عمل آسان استخاره

بروز جمعرات اچھی طرح غسل اور وضو کر کے لباس پاک صاف زیب تن کرے اور خوشبو لگائے۔ دن میں روزہ رکھے تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر ۱۵ بار درود شریف پڑھ کر ثواب حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو بخشے۔ اس کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھ کر یا بَدِيعُ الْعَجَائِبِ یا کَاشِفُ الْغَرَائِبِ - گیارہ سو بار پڑھے بغیر کسی سے کلام کئے پاک و صاف بستر پر سو جائے۔ جو معلوم کرنا چاہتا ہو انشاء اللہ خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

عمل استخاره خضری

لباس پاک صاف میں بعد از غسل ملبوس ہو لباس و بدن کو عطر سے معطر کرے۔ اول دو گانہ نماز پڑھے ثواب حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو بخشے بعدہ سورۃ کوثر پڑھے ایک مرتبہ صرف پڑھے۔ پھر یا رَ شِیدُ اَرِشِدْنِی یا عَلَیْکُمْ عَلِمْنِی مِنَ الْحَالِ ۳۶۰ مرتبہ پڑھے اور اپنے ہاتھ پر دم کر کے سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو معلوم کرنا چاہتا ہو گا خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

اسم اللہ سے استخاره - یا عَالِمُ یا عَلِیْمُ

جو اپنے دل میں اس اسم کی کثرت کرے اللہ تعالیٰ اُسے علم سے سرفراز فرماتے ہیں۔ یہ اسم پاک استخاره اور اسرار خفی کے اظہار کے لئے مخصوص ہے۔ اگر کوئی یہ جانتا چاہے کہ اس مقدمہ کا انجام کیا ہوگا؟ لڑائی میں کس کی فتح ہوگی تجارت میں نفع ہوگا یا نہیں کیا کسی کے کاروبار میں شراکت مفید ہوگی، سفر بہتر رہے گا یا نہیں اسی طرح کے دیگر راز ہائے مخفی قبل از وقت جانتا چاہے تو تین شب جمعہ بعد نصف شب با وضو ہو کر عمدہ لباس پہن کر نماز دو رکعت ادا کرے اور نماز کے بعد ایک سو پچاس مرتبہ اس اسم کو پڑھے بعد ازاں پاک صاف بستر پر جائے اور درود میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ سو جائے۔ پس انشاء اللہ خواب میں

مطلع ہوگا اور جو کچھ معلوم ہوگا اس میں بغیر کسی ولی کامل کی دعا کے تبدیلی نہیں ہوگی۔ یعنی جو پتہ چلے گا عملی زندگی میں وہی کچھ پیش آئے گا۔

استخاره آب

غسل اور وضو کر کے عمدہ نئے کپڑے پہنے، خوشبو لگائے۔ استخاره شروع کرنے سے پہلے مٹھائی پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نیاز دلا کر پاس رکھیں اور بعد استخاره بچوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک کاغذ پر بسم اللہ شریف پڑھ کر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ لکھ کر ایک لگن میں صاف پانی بھرے اور دل میں مستقل یہ خیال رکھے کہ فلاں کام کریں یا نہیں اور اس آیت لکھے کاغذ کو پانی کے بیچ میں ڈال دے۔ کاغذ کھلا ہی ڈالے یعنی گولی وغیرہ نہ بنائے۔ خود اس طرف بیٹھے کہ پانی کا برتن سامنے ہو اور خود قبلہ رو ہو اب مع بسم اللہ الحمد شریف چند بار پڑھنا شروع کرے۔ اس اثنا میں اگر کاغذ دائیں کنارے پر جا لگے تو کامیابی کی بشارت ہے۔ اگر قبلہ رخ جائے تو کامیاب ہوگا۔ مگر کوشش اور صبر و استقلال سے کام لینا ہوگا۔ اگر بائیں کو جائے تو اس کا تصور کرے کہ نہ کرنا بہتر ہے۔ اگر آگے کو آئے تو کام بہت جلد پورا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد مٹھائی بچوں میں بانٹ دے۔

استخاره بذریعہ تسبیح

تسبیح کرنے سے قبل اچھی طرح غسل اور وضو کرے اور نیا عمدہ صاف ستھرا لباس پہن کر خوشبو وغیرہ لگائے۔ پھر تسبیح لے کر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کی برابر والی انگلیوں سے پکڑ کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سات بار نَادِ عَلَیْہَا مَظْہَرِ الْعِجَابِ تَجِدُہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلِّ ہِمٍّ وَ عَمٍّ سَیَنْجِلِیْ بِنَبِیَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ یُوَلِّتُکَ یَا عَلِیُّ بَس یا علی کی تکرار کرتا رہے اور دیکھے اگر تسبیح آگے پیچھے زور زور سے ہلے تو اس کام کو کرنے کا اشارہ ہے اور دائیں بائیں ہلے تو انکار یعنی اس کام کو نہ کرنے میں بہتری ہے۔ حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ تسبیح از خود ہلے گی اور استخاره کرنے والے شخص کو مطلع کر دے گی کہ وہ کام محولہ بالا میں ہاتھ ڈالے یا نہ ڈالے اور اس سے قدرت کی شان و عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

نماز استخاره

نہا دھو کر اور صاف ستھرا لباس پہن کر یہ عمل بعد از نماز مغرب سے طلوع فجر تک کسی بھی وقت کریں تازہ وضو کریں اس کے بعد کسی سفید کاغذ، مٹھائی وغیرہ پر حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی فاتح پڑھیں اور ۱۵ بار یَا مَظْہَرِ الْعِجَابِ ۱۱ بار یَا کَاشِفَ الْغَرَائِبِ ۹ بار درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف دم کریں

روزمرہ کاموں کا استخاره

یہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عطیہ خاص ہے اور اس میں درود شریف کی برکتیں پڑھنے والے انسان پر واضح ہو جاتی ہیں۔ درود شریف کی برکتوں اور فضائل کا تو شمار عقل انسانی سے ناممکن ہے۔ بہر حال درود پاک کے فضائل میں سے ایک یہ ہے۔ ہر روز تا حیات بعد نماز عشاء مدینہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر ۹ بار یہ درود شریف پڑھے صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْأَمِّیِّ وَ آلِهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلَوةٌ وَ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہِ پھر بستر پر بیٹھ کر ایک سو سات بار اَللّٰهُمَّ شَرِّ لِّیْ وَ اخْتَرِّ لِّیْ وَ لَا تُکَلِّمْ نِسِیْ اِلَیْ اخْتِیَارِیْ اور لیٹ کر سوتے وقت درود شریف مندرجہ بالا پڑھتا رہے اگر کسی رات نیند اتنی غالب ہو کہ پورا عمل نہ پڑھ سکے یا عمل پڑھنے کے بعد کسی ضرورت کی وجہ سے بات کرنا پڑے تو تین بار درود شریف اول آخر اور سات بار درود مذکورہ پڑھ لے یہ رات دن کے پیش آنے والے واقعات کا استخاره ہے۔ خصوصاً جو کام آپ کرنے والے ہوں اور وہ نقصان کا سبب بن سکتا ہو یا فی الواقع وہ کام نقصان دہ تو نہ ہو مگر اس کے طریقہ کار میں خامی کی وجہ سے نقصان ہو جانے کا اندیشہ موجود ہو تو اس استخارہ میں اللہ پاک کی طرف سے قبل از وقت آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ مگر کبھی کسی سے کہنا نہیں چاہئے کہ مجھے بذریعہ استخارہ اس بات کا علم ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات بڑے بڑے

علمائے کرام استخارہ سے مستفیض ہوئے بغیر رہ جاتے ہیں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عام مسلمان بھی بذریعہ استخارہ اللہ سے امداد و اعانت اور حصول تجاویز کا فیض اٹھالیتا ہے۔ چنانچہ جس نے یہ کام کر لیا وہ خدا کی نظر میں محبوب اور خود اپنے کاموں کے سنوارنے والا ہوتا ہے چنانچہ خلق میں بھی مقبول ہو جاتا ہے۔

حکایت حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سوچ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنا کرم فرمایا ہے کہ اول تو مجھے خود سے کلام کرنے کی فضیلت عنایت فرمائی اور دوسرے مجھے کتاب تو ریت جیسی ایک بہت بڑی کتاب عنایت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے خود میرے علم کو بڑھایا۔ یکا یک آپ کے ذہن میں خیال آیا کہ مجھے اتنی بڑی کتاب عطا ہوئی ہے جو کہ کئی اونٹوں پر آتی ہے۔ چنانچہ دنیا میں کوئی ایسا انسان بھی ہو سکتا ہے کہ جسے مجھ سے بڑھ کر علم کی دولت عنایت فرمائی گئی ہو۔ پھر خیال آیا کہ ایسا ممکن تو نظر نہیں آتا کہ مجھ سے بڑھ کر دنیا میں کسی دوسرے کو علم کی دولت عطا فرمائی گئی ہو۔ یکا یک ہاتھ غیب سے آواز آئی کہ ”یا موسیٰ! آپ فلاں دریا کے کنارے چلے جائیں اور ساتھ ایک بھنی ہوئی مچھلی رکھ لیں۔ جس جگہ پر پانی میں ڈبونے سے یہ مچھلی زندہ ہو جائے تو سمجھیں کہ اسی جگہ پر آپ کی ملاقات خدا کے ایک بندے سے ہوگی۔ وہ شخص آپ سے ملے گا تو ان کا نام خضر علیہ السلام ہے اور انہیں یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ سے بڑھ

کر علم عطا فرمایا ہے اور اُس کے علم کی نوعیت بھی دوسری قسم کی ہے یعنی اُس کا علم بھی آپ کے علم سے مختلف ہوگا۔“

چنانچہ آپ کے دل میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کا بڑا اشتیاق پیدا ہوا کہ دیکھنا چاہئے کہ یہ کیسے عالم و فاضل انسان خدا نے پیدا فرمائے ہیں۔ لہذا آپ نے تھوڑا سا زور راہ اور چند بھنی ہوئی مچھلیاں اور ایک خادم کو ساتھ لیا اور اُس دریا کی سمت میں چل پڑے۔ کافی مسافت طے کرنے کے بعد اُس دریا کے کنارے پر جا پہنچے اور پھر غیبی آواز کے مطابق کنارے کنارے چل پڑے کبھی کبھی آپ بھنی ہوئی مچھلی کو دریا میں ڈبو کر دیکھ لیتے لیکن ابھی تک مچھلی کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی تھی۔ غلام نے بھی پوچھا کہ یا حضرت یہ کیا ماجرا ہے؟“ لیکن آپ نے اُسے بھی ابھی اصل بات سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ بس اتنا بتایا کہ ہمیں ایک نشانی عطا کی گئی ہے اور ایک خاص جگہ پر ہم نے خدا کے ایک خاص مقرب بندے سے ملنا ہے۔ آخر کار شام ہو گئی۔ آپ اور آپ کا خادم دونوں رات کے وقت کنارے ہی پر چادریں بچھا کر لیٹ کر آرام فرمانے لگے۔ چونکہ سارے دن کے تھکے ہوئے تھے لہذا جلد ہی آپ کو نیند آ گئی۔ غلام اپنے معمول کے مطابق صبح جلدی بیدار ہوا اور آپ کو بھی جگایا پھر آپ کے ہمراہ اُس نے بھی نماز پڑھی اور پھر چلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ دوپہر ہو گئی۔ گرمی بہت سخت تھی لہذا آپ نے خادم سے فرمایا کہ ہم کسی گھنے سایہ دار درخت کے نیچے تھوڑا سا آرام کر لیں۔ یہ کہہ کر ایک گھنا درخت تلاش کیا اور آپ چادر بچھا کر

اُس پر لیٹ گئے اور آرام فرمانے لگے۔ غلام کو نیند نہ آئی اور وہ بیٹھ کر آپ کی اور اپنے سامان کی نگرانی کرنے لگا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو پھر غلام کے ہمراہ آگے چل پڑے۔ تھوڑی دور جا کر آپ نے سرسری انداز سے پوچھا۔ جب میں سو رہا تھا تو کوئی واقعہ تو پیش نہیں آیا تھا۔ خادم نے سوچ کر کہا۔ ”یا حضرت اور تو کچھ نہیں البتہ ہماری بھنی ہوئی مچھلیوں میں سے ایک مچھلی دریا میں بھڑک کر چا گری اور جب میں اُسے پکڑنے کے لئے جھپٹا تو وہ زندہ ہو کر تیرتی ہوئی دور نکل گئی۔“ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”چلو واپس چلو اسی جگہ کے بارے میں تو نشاندہی فرمائی گئی ہے۔“ چنانچہ دونوں صاحبان واپس ملنے اور لوٹ کر اس جگہ پر پہنچے تو حضرت خضر کو اسی جگہ پر کھڑے ہوئے پایا اور آپ نے اُن سے ”السلام علیکم“ کہا۔ ”وعلیکم السلام“ جواب ملا۔ ”اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو آپ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں؟“ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ سے سوال کیا۔

”جی ہاں..... اور آپ خضر علیہ السلام ہیں؟“ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں پوچھا تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”کہ ہاں ہم ہی ہیں اور یہاں سے آپ اپنے خادم کو واپس کر دیں اور ہمارے ساتھ تشریف لے چلیں؟“ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم کو اسی جگہ سے واپس لوٹا دیا اور حضرت خضر علیہ السلام کے ہمراہ آگے چلے۔ دونوں انبیائے کرام دریا کے کنارے کنارے آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ ایک ایسے ساحل پر پہنچے کہ وہاں کچھ

لوگ اور کچھ ملاح اپنی کشتیوں کے ہمراہ موجود تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک نئی کشتی کو پسند فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اس پر سوار ہو گئے۔ اس کشتی کا ملاح ایک بوڑھا اور غریب آدمی تھا اور ابھی حال ہی میں اس نے بڑی مشکل سے درختوں کے نئے تختوں کے ذریعہ یہ نئی کشتی بنوائی تھی۔ اس بوڑھے نے یہ بات بھی بتائی کہ ابھی اس کشتی کے بنوانے میں کچھ قرض کا بار بھی اُس کے سر پر موجود ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام بھی یہ سب کچھ سنتے رہے لیکن خاموش رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی خاموش تھے۔ جب کشتی دوسرے کنارے کے قریب پہنچی تو اچانک حضرت خضر علیہ السلام نے زور لگا کر کشتی کے کنارے کا ایک تختہ توڑ دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ”آپ یہ کیا کرتے ہیں؟ وہ تو ایک غریب آدمی ہے اور ابھی کشتی بنوانے کا قرضہ بھی اس کے سر پر ہے۔“ حضرت خضر علیہ السلام کنارے پر اترے اور آپ نے کشتی کے ملاح کو تختہ توڑنے کا معاوضہ اور سفر کا معاوضہ دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لے کر آگے چلے۔ راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت خضر چلنے کے ساتھ ایک تسبیح پڑھتے جاتے ہیں اور اُن کے ورد زبان ”یار شید“ کا ورد ہے۔ آخر کار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اصرار کیا کہ ”یا حضرت خضر علیہ السلام اب مجھے یہ بات بتا دیں کہ اُس غریب و مسکین کشتی بان کی کشتی کا نیا تختہ آپ نے کیوں توڑ ڈالا۔“ جب آپ کا اصرار حد سے بڑھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ”اس ساحل پر شام کے وقت اس ملک کے

حکمران کی آمد ہے جس سے یہ بیچارہ کشتی بان بے خبر تھا۔ وہ بادشاہ نہایت ہی ظالم و جابر ہے اور اُس نے شام کو جو بھی نئی کشتی نظر آتی، اپنے قبضہ میں کر لینی تھی۔ لہذا اب جو کشتی کے کنارے کا تختہ ٹوٹا ہوا دیکھے گا تو اس پر بلا معاوضہ قبضہ جمانے سے پرہیز کرے گا۔ وہ دوسری کشتیوں پر قبضہ کرے گا اور اس غریب انسان کی کشتی محفوظ رہے گی۔“ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تب تو آپ نے درست ہی کیا ہے۔ تب حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اب آپ آئندہ کچھ مجھ سے معلوم کرنے کی کوشش مت کرنا چنانچہ وہ آگے چلے تو ایک بستی میں جا پہنچے اس وقت دونوں انبیائے کرام کو بھوک بھی کافی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا کہ ان میں سے کوئی کھانا کھلا سکتا ہے۔ ہم لوگ مسافر ہیں اور اس وقت بھوک کے پیاسے ہیں۔ اس پر ایک بوڑھے بزرگ نے عرض کی۔ ”یا حضرت میرے ہمراہ تشریف لائیے۔“ چنانچہ آپ دونوں بوڑھے کے ہمراہ چل پڑے اور اس کے عالی شان بنے ہوئے مکان پر جا پہنچے لیکن جہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ بوڑھا اور ایک بڑھیا دونوں ہی ہیں اور ایک بڑا خوبصورت بچہ اُن کا بیٹا ہے۔ بوڑھے نے بڑھیا کو مسافروں کے لئے کھانا لانے کے لئے کہا۔ چنانچہ بڑھیا تعمیل کرتے ہوئے تھوڑے عرصہ میں کھانا پکا کر لے آئی۔ چھوٹا بچہ ادھر ادھر کھیلتا ہوا مہمانوں کی طرف شرمیلے انداز سے دیکھ رہا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام نے کھانا کھا لیا اور حضرت خضر

کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد فرمانے لگے کہ یا موسیٰ علیہ السلام ہمیں اب اپنے سفر پر آگے چلنا چاہئے۔ چنانچہ دونوں انبیائے کرام بوڑھے اور بڑھیا کو سلام کر کے باہر نکل آئے۔ جب بستی سے ذرا دور نکلے تو انہیں بوڑھے بڑھیا کا وہی لڑکا جو کہ بڑا خوبصورت تھا، یہاں کھیلتا ہوا ملا۔ حضرت خضر علیہ السلام اسے بازو سے پکڑ کر ایک کھیت کے کنارے لے گئے اور وہاں انہوں نے اس بچے کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بری طرح ناراض ہونے لگے اور آپ نے فرمایا۔ ”غضب خدا کا..... آپ نے ایک معصوم بچے کو جو اس بوڑھے بڑھیا کے بڑھاپے کا واحد سہارا تھا، گلا گھونٹ کر مار ڈالا اور پہلے انہی کے گھر میں کھانا کھایا۔ اُن کے احسان کا یہ اچھا بدلہ آپ نے انہیں دیا ہے۔ میں تو آپ کے ہمراہ نہیں چل سکتا۔ آپ تو نہایت ہی ظالم انسان ہیں کہ آپ ان کا احسان مانتے الٹا آپ نے اُن کے بچے کو مار ڈالا۔“

حضرت خضر علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا۔ ”مستقبل میں یہ بچہ بڑا ہو کر ایک بہت ہی ظالم و جابر حکمران بنے والا تھا۔ اگر ہم اسے زندہ رہنے دیتے تو یہ بادشاہ بن کر ہزاروں لاکھوں انسانوں کو ظلم سے قتل کرواتا اور ہر ذی روح دل میں اسے اور اس کے ماں باپ کو گالیاں اور بددعائیں دیا کرتا۔ چنانچہ میں نے اس بڑھیا بوڑھے پر یہ احسان ہی کیا ہے کہ اسے مار ڈالا اور یا موسیٰ علیہ السلام، اللہ نے مجھے جو علم دیا ہے وہ آپ کو ایک جلیل القدر پیغمبر ہونے کے باوجود نہیں بخشا ہے۔ چنانچہ آپ میرے کسی بھی کام پر زیادہ استفسار نہ فرمایا کریں اور

خاموشی سے میرے ساتھ چلتے رہا کریں ورنہ میں آپ سے علیحدہ ہو جاؤں گا اور پھر آپ پچھتائیں گے کہ یہ کیا ہوا ہے۔“

یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام ششدر رہ گئے اور حضرت خضر علیہ السلام کے ہمراہ پھر آگے چلے۔ اب آپ دونوں انبیائے کرام ایک ویرانے میں سے گزر رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ راستے میں کوئی آبادی نہیں آئے گی لیکن اس کے باوجود بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش رہے اور آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے استفسار نہیں فرمایا کہ آپ کدھر جا رہے ہیں۔ بس خاموشی سے ان کے ہمراہ چلتے رہے۔ ویرانے سے گزرنے کے بعد ایک بستی پھر دکھائی دی اب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کو بھوک بھی کافی لگی ہوئی تھی بستی کے درمیان میں ایک گھر کی بیرونی دیوار گری ہوئی تھی حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہمیں یہ دیوار بنانی ہوگی۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”دیوار تو ہم بنالیں گے لیکن پہلے بھوک کا تو کوئی بندوبست کر لیا جائے ہمیں بھوک کافی لگ رہی ہے۔ اگر بھوک کا بندوبست نہ کیا گیا تو دیوار بناتے بناتے کہیں ہم پر غشی نہ طاری ہو جائے۔“

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”بھوک کو آپ فی الحال نظر انداز کر دیں اور پہلے دیوار بنالی جائے۔“ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دیوار بنانے لگے۔ شام تک دیوار مکمل ہوئی اور دونوں انبیائے کرام تھک کر پور ہو گئے۔ جب دیوار مکمل ہو گئی تو حضرت خضر علیہ السلام نے لوگوں سے

پوچھا کہ ”یہ دیوار کس کی ہے۔“ ایک شخص نے بتایا کہ یہ دیوار دو چھوٹے یتیم بچوں کی ہے جو خود بڑے نادار اور غریب ہیں وہ بچے آپ کو اس کا کوئی معاونہ نہیں دے سکتے۔ چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اب ہم آگے چلیں گے۔“ جب وہ دونوں بستی سے نکل گئے اور بستی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اگر ہم اُس دیوار کی بجائے کسی دوسرے کی دیوار بناتے تو ہمیں کم از کم کھانا ضرور کھلا دیا جاتا۔ یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے یتیم بچوں کی دیوار بھی مکمل کی اور ہمیں کھانا بھی نہیں ملا۔“ اس پر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یا موسیٰ اس وجہ سے میں کہتا تھا کہ میرا علم آپ سے مختلف ہے اور جو میں جانتا ہوں وہ آپ نہیں جانتے۔ چنانچہ اب میں آپ پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ دیوار جو ہم نے بنائی ہے وہ دو نہایت ہی نادار اور چھوٹے بچوں کی تھی اور اگر وہ دیوار نہ بنائی جاتی تو ان بچوں کا ایک عظیم نقصان ہو جاتا۔ کیونکہ ان بچوں کے والدین نے مرنے سے قبل ان بچوں کے لئے اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ دفن کیا تھا۔ اگر ہم یہ دیوار نہ بناتے تو اسی طرح سے مٹی ادھر ادھر ہو کر آخر کار وہ دھینکا ہو جاتا اور جس کی نظر اُس پر پڑتی وہ اُسے چرا لیتا چنانچہ اس وجہ سے کہ بچوں کے بڑے ہونے تک ان کا یہ دھینکا محفوظ رہے میں نے یہ دیوار بنائی ہے اور آپ نے اس میں میری مدد کی ہے یہ ایک نیک کام تھا۔ راہ خدا میں انسان اپنی بھوک پیاس کو بھی برداشت کرے تو اس میں اُس کی بھلائی ہے اور روزِ ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے لہذا اس وقت سے ہم میں اور

آپ میں جدائی ہے۔ کیونکہ اگر آپ ہمارے ساتھ رہیں گے تو ہر بات جو آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی اُس پر آپ ناراض ہوں گے اور یہ بات ہمیں گوارا نہیں ہے کہ آپ بھی ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں اور آپ کی بات بے بات ناراضگی ہمیں منظور نہیں ہے۔“

چنانچہ اس جگہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے وطن کو واپس لوٹ آئے اور یہ سوچتے ہوئے آئے کہ آخر وہ علم کون سا ہے جس کی وجہ سے ہر واقعے کی حضرت خضر علیہ السلام کو پہلے سے خبر ہو جاتی ہے۔ معاً آپ کو خیال آیا کہ حضرت خضر خدا تعالیٰ کے اسمِ رشید کا ہر وقت ورد کرتے رہتے ہیں اور جو شخص اسمِ رشید کا ورد کرتا رہے اُسے چیزوں کے اچھے بُرے کی خبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ودیعت کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سمجھ لی کہ حضرت خضر کو اسی وجہ سے ہر کام کے بارے میں پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

استخارہ غوثیہ

صاف ستھرا لباس پہن کر اور غسل و وضو کے بعد نمازِ مغرب یا نمازِ عشاء ادا کرے اور پھر دو رکعت نمازِ نفل بہ نیتِ استخارہ پڑھے اس طرح سے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورۃ الم نشرح اپنے نام کے بعد اوقی کے مطابق پڑھے بعد سلام سونے کی جگہ پڑھ کر یا مَسْجِدَ الْغَاوِرِ الْمَحْجُوزِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

اول و آخر درود غوثیہ ۵ بار پڑھ کر بغیر کلام کئے سو جائے۔ اگر کسی سے کلام بھی کرے تو نفل دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف بعد کی دعا مع درود شریف پچیس بار پڑھ لے اور اس کے بعد سو جائے۔ چنانچہ خواب میں واضح بتا دیا جائے گا کہ وہ کام مذکورہ کر لینا بہتر ہے یا نہیں۔ اگر سات دن تک خواب میں بھی اس کی بشارت نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کام کے کرنے یا نہ کرنے سے نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہے اور اس بات کو عامل کی رضا مندی پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق عمل کرے یا نہ کرے۔ اس میں کوئی نقصان اس کے دامن گیر نہیں ہوگا۔

علاوہ بریں اپنے نام کے اعداد قلبی نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے جتنے اعداد ہوں ایک دوسرے میں جوڑیں مثلاً ایک نام کے اعداد ۳۱۸ آتے ہیں انہیں جمع کریں تو عدد ۱۲ آتا ہے۔ ۱۲ کو ایک دوسرے میں جمع کریں تو ۳ عدد نکل آیا۔ گویا جتنے اعداد نام کے ہیں انہیں جوڑ کر اکائی میں تبدیل کر لیں۔ یہی آپ کے نام کے اعداد قلبی ہوں گے۔ درود غوثیہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ بَارِكْ وَسَلِّمْ

استخارہ صحابہ کرام

اس استخارہ کی فضیلت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے صحابہ کرام کو تعلیم فرمایا یہ استخارہ تمام خوبیوں کا جامع ہے اور دوسری خوبیوں

کے ساتھ ایک خوبی یہ ہے کہ جس مشکل کام کے لئے اسے پڑھا جائے اگر اس میں انسان کے دین و دنیا کا نقصان نہیں ہے تو اس کے انجام سے خبردار کرنے کے ساتھ ہی اس کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل ہو جاتی ہے اور وہ مشکل کام بڑی آسانی سے انجام پا جاتا ہے۔ دوسرے اس استخارہ کے ذریعہ سے یہ ضروری نہیں کہ سوتے ہی میں انسان کو مطلع کیا جائے۔ بلکہ تین یا سات یوم کے اندر کسی دوست عزیز کے ذریعہ اس کام کی اچھائی یا بُرائی سے انسان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ یا اہل غرض کے قلب پر القا فرما دیا جاتا ہے۔ اس عمل کے کرنے والے کا دل خود بخود اسی طرف مائل ہو جاتا ہے جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے بہتری موجود ہوتی ہے۔ دن یا رات میں جس وقت بھی چاہے عمدہ لباس پہن کر مسجد جا کے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔ اگر وضو ہو تو تحیۃ المسجد دو رکعت ادا کرے۔ اس کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے اگر وضو نہ ہو تو مسجد میں داخل ہو کر وضو کرے، دو رکعت نماز تحیۃ المسجد و تحیۃ الوضو دونوں کی نیت سے پڑھیں علاوہ مسجد کے اگر پڑھیں تو صرف تحیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعت ادا کریں۔ اس کے بعد تین بار درود شریف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں۔ پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ حسب منشا پڑھیں بعد ازاں درود شریف تین بار الحمد شریف پھر درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز نفل استخارہ اس طرح پڑھے پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف قل یا ایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اور بعد سلام استخارہ کی دعا پڑھے جو کہ اپنے نام کے اعداد قلبی کے مطابق ہو۔ یہ دعا اسی کتاب کے ”استخارے کا طریقہ“ کے زیر عنوان درج ہے۔ وہیں سے دیکھ کر پڑھے اور اپنے نام کے اعداد قلبی کے مطابق پڑھ کر پاک و صاف بستر پر پاک و صاف کپڑوں کے ہمراہ سو جائے اور اگر دائیں کروٹ پر سوئے اور سر کو بھی قبلہ شریف کی طرف رکھے گا تو یہ اس کے حق میں بہت بہتر ثابت ہوگا۔ چنانچہ خواب میں آگاہ کر دیا جائے گا کہ وہ کام مذکورہ کرے یا نہ کرے یا پھر صبح کو جس کام کو کرنے کو جی چاہے اسے اختیار کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کام سے نقصان نہ اٹھائے گا۔

استخارہ نکاح

یہ استخارہ اس وقت کارآمد ہے جب کوئی مرد کسی عورت سے یا کوئی عورت کسی مرد سے شادی کرنا چاہے تو منگنی کرنے سے قبل یہ استخارہ کرے یہ اس کے حق میں بہت بہتر ثابت ہوگا۔ کیونکہ فی زمانہ لوگوں کا ظاہر کچھ ہوتا ہے اور باطن کچھ ہوتا ہے اور دور سے اچھے نظر آنے والے لوگ بھی جب اُن سے واسطہ پڑتا ہے تو بہت ہی بُرے اور جان کا عذاب ثابت ہوتے ہیں۔ لہذا قبل از شادی و منگنی خدا کی مدد و استعانت اور مشورہ طلب کر لینا انسان کے لئے باعث سرخروئی ثابت ہوتا ہے۔

جب استخارہ کی نیت کرے تو اچھا صاف ستھرا لباس زیب تن کرے، اچھی

طرح غسل کر کے عمدہ لباس پہن کر خوشبو لگائے اور تازہ وضو کر کے دو یا چار یا اس سے زائد جس قدر توفیق و استطاعت ہو درود شریف پڑھے اور بہ نیت استخارہ پڑھے اور اس کا ثواب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ارواح کو بخشے اس کے بعد درود شریف اور الحمد شریف بہ نیت حمد و ثنا جتنی بار چاہے پڑھے اس کے بعد یا حمیدُ تَحْمَدُتُ بِالْحَمْدِ وَالْحَمْدُ فِيْ حَمْدِ حَمْدِكَ يَا حَمِيْدُ ۳ بار پڑھے۔ یا مَجِيْدُ مَحْدُتُ بِالْمَجْدِ وَالْمَجْدُ فِيْ مَجْدِ مَجْدِكَ يَا مَجِيْدُ ۳ بار اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اِنْ فِیْ (یہاں پر جس سے عقد کرنا چاہتے ہوں اُس کا نام مع اُس کی والدہ کے لیں) خَيْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایِ وَ اٰخِرَتِیْ فَاَقْدِرْهَا لِیْ وَ اِنْ كَانَ فِیْ غَیْرِهَا خَيْرًا مِنْهَا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ اٰخِرَتِیْ فَاَقْدِرْهَا لِیْ وَ صَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ - ۳ بار پڑھے اور سو جائے۔ اس استخارے سے بھی پہلے استخارے کی طرح استعانت و امداد اللہ تعالیٰ حاصل ہوتی ہے۔ تین یوم پڑھنے کے بعد جو بہتر ہوگا اس کی صورت خود بخود سامنے آجائے گی۔

یہاں پر اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ استخارہ میں انسان کو صرف اس کا اچھا بُرا بتا دیا جاتا ہے۔ یعنی صرف ایک عمدہ اور انسان کی خیر خواہی کی بات اس کے دماغ میں قدرت کسی بھی طرح سے ڈال دیتی ہے اور یہ بات بھی

ہے کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ سے انسان دعا نہ مانگے اُس کے خزانہ رحمت سے اپنے لئے بہتری و رحمت اور رزق و نیکی نہ مانگے تو خدا تبارک و تعالیٰ انسان سے ناراض ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ غنی ہے اور اُس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے اور جو اُس سے نہ مانگے اُس کے دل میں غرور و تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور غرور و تکبر خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ چنانچہ جب بھی موقع ملے اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی و انکساری اور ناداری و لا چاری کا اظہار کر کے اُس سے کچھ نہ کچھ مانگتا رہے اور طلب کرتا رہے۔ اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ اُس سے خوش ہوتے ہیں کہ یہ میرا بندہ عاجز و لا چار ہو کر میری بارگاہ میں آیا ہے۔ لہذا اسے اپنی بارگاہ خاص سے کچھ نہ کچھ ضرور عطا کرنا چاہئے اور عمدہ و ارفع ہیں وہ لوگ جو روزانہ نماز قائم کرتے اور عاجزی سے گزر گزرا کر اللہ تعالیٰ سے اُس کی رحمت و راہنمائی کے طلبگار ہوتے ہیں۔

سوال نگہ رحمت بخضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا گنج بخش علیہ جہوری سے ایک بار ایک نہایت ہی غریب و نادار شخص ملنے آیا اُس کے تن پر پھنسا پرانا لباس تھا اور تنگی و عسرت کے سبب سے کمزوری و لا چاری اُس کے جسم سے مترشح تھی۔ ہڈیوں پر صرف کھال منڈھی ہوئی تھی۔ گوشت نام کو بھی نہ تھا۔ چہرے سے مسکینی و دلگیری پھکتی تھی۔ وہ داتا صاحب کے حضور حاضر ہو کر چپکا بیٹھ رہا۔ حضرت داتا گنج بخش علی جہوری رحمۃ

اللہ علیہ نے اُس مجبور و نادار شخص کی حالت بھانپ لی۔ چنانچہ آپ نے اپنے گرد مجمع کو جلد از جلد فارغ کر دیا اور تنہائی میسر آتے ہی آپ نے اُس درویش صفت انسان سے پوچھا۔ ”کیا بات ہے، آپ میری محفل میں آ کر خاموش اور چپکے بیٹھ رہے ہیں؟ آپ نے اتنے لوگوں کی موجودگی میں مجھ سے کوئی سوال نہ کیا، خیریت ہے؟ حالانکہ لوگ مجھے خلوت میں بھی آرام سے نہیں بیٹھنے دیتے اور مجھ سے آ کر کوئی نہ کوئی سوال کرتے ہی رہتے ہیں۔“

اس پر اُس غریب و نادار شخص نے شرماتے ہوئے عرض کی۔ ”حضور! میری والدہ صاحبہ کا فرمان ہے کہ جب کسی ولی اللہ کی خدمت میں جاؤ تو دل سے تمام قسم کی ہوس اور استغہام کو دھو کر جاؤ اور ولی اللہ کے سامنے ہرگز زیادہ نہ بولنا کہ اس سے کہیں نہ کہیں بے ادبی کا احتمال ہوتا ہے اور ولی اللہ کو خدا نے طاقت دی ہے کہ وہ تمہارے دلوں کے حال اور تمہاری مجبوری و لا چاری تم سے بہتر جانتے ہیں۔ لہذا کبھی ولی اللہ کے سامنے نہ زیادہ باتیں کرو اور نہ ہی زیادہ دامن دراز کرو اور نہ ہی اپنی مجبوری و ناداری کا رونا روؤ۔ مبادہ کہ وہ غصہ میں آ کر کوئی نظر قہر کر دیں کہ تمہاری حالت پہلے سے بھی خستہ ہو جائے۔ چنانچہ میں اپنی والدہ کے انہی حروف پر غور کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں چپکا بیٹھ رہا۔ علاوہ بریں میں ویسے بھی بہت غریب و بے نوا انسان ہوں لہذا میری غربت کی وجہ سے عام لوگ بھی مجھے اپنے سامنے زیادہ نہیں بولنے دیتے پھر آپ تو شہنشاہ و بادشاہ اولیاء اللہ اور مرجع خلائق ہیں لہذا میں بندہ عاجز آپ کے سامنے کیسے زبان

کھول سکتا ہوں۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اُس کی بات سن کر نہایت ہی خوش ہوئے اور آپ کو اُس بندے کی عاجزی و ناداری پر ترس بھی آیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ ”چلے۔۔۔۔۔ اب تو مجمع خلقت بھی ہمارے گرد نہیں ہے۔ اب اپنی حاجت بیان فرمائیے یعنی آپ کس مقصد کے لئے میرے پاس تشریف لائے ہیں؟“ اُس مرد لاچار نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں عرض کی۔ ”حضور! آپ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ عرض کرتے ہوئے بھی شرم و حیا دامن گیر ہے لیکن خدمت خویش میں عرض کئے بغیر بھی تالیف قلب بے کساں ناممکن ہے۔ چنانچہ حضور عرض عاجزیہ ہے کہ سو طرح کی تدابیر کر دیکھیں غریبی میرا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ تنگدستی اس قدر ہے کہ دو وقت کا کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا اور یہی حالت پچھلے چالیس برس سے قائم ہے اگر ایک وقت کی روکھی سوکھی روٹی مل بھی جاتی ہے تو دوسرے وقت کا فکر پڑا رہتا ہے۔ چنانچہ اس حالت میں عاجز و احقر فقیر پر تقصیر نہ تو دنیا کے کام ہی اطمینان سے سرانجام دے سکتا ہے اور نہ ہی دین کے۔ حضور! آپ کی خدمت میں احقر بندہ فریاد لے کر حاضر ہوا ہے اور ملتئم ہے کہ حضور آپ دعا فرماویں کہ عاجز بندہ کی غریبی و عسرت کو ذات خداوند خوشحالی و امارت سے بدل دے اگر بہت زیادہ نہیں تو مناسب ہی اس قدر تو عنایت فرما دیا جائے کہ بندہ دنیا میں اپنے کام اور کار دین اطمینان و خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکے۔“

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری نے اُس کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور بعد از دعا اُس شخص نے عرض کی۔ ”حضور اگرچہ بندہ عاجز اس قابل تو نہیں ہے کہ آپ کے فرمان کو پورا کر سکے اور آپ کی کوئی خدمت دینی و دنیاوی بجالا سکے پھر بھی عاجز و احقر العباد کو کوئی ایسی نصیحت فرما دیجئے جس پر عمل کر کے حقیر پر تقصیر دنیا میں سرفراز و کامران ہو اور حقوق اولاد و زوجہ سے بدرجہ احسن عہدہ برآ ہو سکے۔“ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری نے اُس کے جواب میں فرمایا۔ ”اے نادار! میں نے اپنی ستر سالہ طویل زندگی میں قرآن کریم کے حروف و آیات سے بڑھ کر کسی چیز کو امیر و دولت مند نہ پایا اور جب بھی خداوند غفور و الرحیم اور کریم و رزاق سے مدد و استعانت طلب کی وہ ہر بار میری مدد کو ایسے طریقے سے آیا کہ میں حیران و ششدر رہ گیا اور اے انسان! ہمیشہ قرآن کریم کے الفاظ و آیات کو در زبان رکھو یا رحیم یا رزاق کا ورد کرتے رہو کہ ان سے بڑھ کر دنیا کی کوئی چیز دولت مند و سرمایہ دار نہیں ہے اور کبھی کسی بھی معاملہ میں خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور خدا کی مدد غیب پر اور اُس کی ذات بابرکات پر غیر متزلزل بھروسہ رکھو انشاء اللہ وہ غفور الرحیم ہے کہ جو مانگنے والوں کو ضرور عطا فرماتا ہے اور اپنے در سے کسی کو خالی جھولی لوٹنے نہیں دیتا وہ ضرور اگر تم پکارو گے اور اُس کے در سے مانگو گے تو تمہاری مدد کے لئے آئے گا اور تمہیں بھی غنی کر دے گا۔“

چنانچہ یہ فرما کر آپ نے اپنے خادموں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے آئے کی

ایک بوری اور دوسری اشیائے ضروریہ اُس شخص کے ساتھ جا کر اُس کے گھر میں رکھ دیں اور وہ شخص دعائیں دیتا ہوا آپ کی محفل سے رخصت ہوا۔ داتا صاحب فرماتے ہیں کہ صرف چند ماہ کے بعد وہ شخص ایسے فاخرانہ اور سفید لباس میں ہماری خدمت میں حاضر ہوا کہ ہم سے پہچانا نہ گیا اور آتے ہی قدموں سے پلٹ گیا اور از حد شکر گزار و ممنون ہوا۔ آپ کے احوال پوچھنے پر کہ اب یہ امارت و غنایت کیسے حاصل ہوئی ہے۔ اُس نے عرض کی۔ ”حضور! آپ کے حسب فرمان و وظیفہ یا رحیم یا رزاق کرتا رہا اور روزانہ نماز و نوافل پڑھ پڑھ کر خداوند سے مدد کا طلبگار ہوتا رہا۔ ایک معمولی سا کاروبار بھی کرتا تھا خداوند نے ان مہینوں میں اس کاروبار کو چلا دیا جو کہ پہلے بالکل نہیں چلتا تھا اور اس اللہ کے کرم اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے تنگی و عسرت دور ہو گئی۔ اب حضور کے در پر یہ عاجز و حقیر اس لئے حاضر ہوا ہے کہ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ خدا مجھے نیکی کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دنیا کی طرح میری عاقبت بھی روشن ہو جائے۔“

حضرت داتا گنج بخش بھویری نے پیار سے اُس کی پشت پر تھکی دی اور اُس کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور بہت کچھ تسلی و تشفی دے کر اُسے رخصت کر دیا اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دعائے اولیاء اللہ کھوٹی نقدیر کو بھی بدل کر کھرا بنا دیتی ہے اور خدا تبارک و تعالیٰ سے مدد و استعانت اور بہتری کو طلب کرنا بھی انسان کو دنیا کے آلام و مصائب سے نجات دے دیتا ہے۔ لہذا انسان کو چاہئے کہ اللہ کے حضور کثرت سے دعا کرے خواہ مستجاب ہو یا نہ ہو وہ خیر البصیر

ہے لہذا اگر ایک بار نہ سنے گا تو یہ نہیں ہو سکتا کہ دوسری بار نہ سنے اور وہ اتنا عطا کرنے والا ہے کہ مانگنے والے کا دامن بھرے بغیر واپس نہیں لوٹاتا۔ ایک بار حضرت داتا علی بھویری سرکار گنج بخش فیض عالم رحمت اللہ علیہ سے کسی نے عرض کی۔ ”حضور کوئی دلی مراد یہ نہیں آتی۔“ آپ نے فوراً اُس شخص سے فرمایا۔ ”کثرت سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا کرو۔“ وہ شخص خوش خوش چلا گیا چند دنوں کے بعد پھر حاضر ہوا اور عرض کی حضور کثرت سے درود شریف پڑھنے کے باوجود دلی مراد نہ آئی۔ ”آپ نے فوراً فرمایا۔ ”نیا لباس پہن کر درود شریف پڑھا کرو۔“ سائل پھر چلا گیا جب وہ چوتھی بار حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس سب کے باوجود دلی مراد نہ آئی تو آپ سوچ میں پڑ گئے اور پوچھا۔ ”یہ تو ناممکن ہے ہاں یہ تو کیوں روزانہ کتنی بار درود شریف کے بعد دعا مانگی تھی تو اس شخص نے کہا۔“ حضور دعا تو نہیں مانگی صرف درود پاک ہی پڑھتا رہا۔ آپ نے فرمایا۔ ”تبھی تمہاری دلی مراد نہ آئی کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا اور دعا نہ مانگی اللہ تعالیٰ ہر روز فرماتے ہیں کہ ہے کوئی مانگنے والا میں اُسے دوں چنانچہ اے سائل آج سے یہ معمول بنالے کہ روزانہ دس پندرہ مرتبہ خشوع و خضوع سے اپنی دلی مراد کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کر وہ ضرور ایک نہ ایک دن عطا فرمائیں گے اور تیرا دامن خالی گو ہر مراد سے بھر دیں گے۔ سائل بڑا امید ہو کر چلا گیا اور پھر کئی ماہ کے بعد بہت کچھ تحفے تحائف لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عرض گزار ہوا کہ آخر کار دعاؤں اور درود شریف کی برکت سے اسے اس کا گوہر مقصود بخش دیا گیا۔ آپ نے خوش ہو کر اس کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اب کی بار وہ شخص دلی طور پر آپ کی درگاہ سے خوش خوش رخصت ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دست دعا دراز نہ کرنا بد نصیبی و بد بختی کی علامت ہے اور اس سے کثرت سے مانگتے رہنا خوش نصیبی اور کامرانی کی علامت ہے۔ دنیا میں جتنے لوگ بھی سرخرو و سرفراز ہوئے محض دعاؤں کی بدولت ہوئے۔

اللہ ذات کریم ہے اگر انسان صدق دل سے اس کے حضور مانگے گا اور دست سوال دراز کرے گا تو وہ ضرور عطا فرمائے گا اور اللہ سے مدد و استعانت کے ساتھ تجاویز و مشاورت طلب کرنا بھی انسان کے لئے باعث خوش نصیبی و سرفرازی ہوتا ہے اور جو ایسا نہ کرے وہ ضرور کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی وقت ٹھوکر کھاتا ہے۔ چنانچہ اے سالک اللہ سے ضرور مانگ کہ وہ عطا فرمانے والا اور غفور الرحیم ہے۔

سوال نظر کرم بحضور خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ عموماً نماز ظہر کے بعد اپنے دروازے پر حاضر ہونے والے سائلوں سے ملا کرتے تھے۔ اس مقصد کے لئے ایک بڑا کمرہ وقف کیا گیا تھا۔ عام طور پر لوگ لباس فاخرہ پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ایک دن آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان جس کی

ہڈیاں تنگی عسرت کے سبب گوشت سے خالی نظر آتی تھیں، پھٹا پرانا سفید لباس پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دوسرے سائلوں کی مانند اس نے آپ سے کوئی سوال نہیں کیا بلکہ ایک گوشے میں باادب چپکا ہو کر بیٹھ رہا۔

جب شام کے قریب تمام لوگ فارغ ہو کر کمرے سے چلے گئے تب بھی وہ نوجوان خاموش بیٹھا رہا اور آپ کی جانب غمگین نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر بڑے ادب سے اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا۔ ”کہو بھئی نوجوان! تم کیوں خاموش بیٹھے ہو؟“

اس نوجوان نے شرماتے ہوئے عرض کی۔ ”حضور! کیا عرض کروں چند ماہ پہلے میرے والدین اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں اور اب میں یتیم ہو گیا ہوں۔ غربی و ناداری کے سبب سے لوگ منہ پھیر کر قریب سے گزر جاتے ہیں کوئی بات کرنے کا روادار نہیں ہوتا۔ شاید وہ سوچتے ہیں کہ اگر مجھ سے بے تکلف ہوئے تو میں ان کے آگے دست سوال دراز کر بیٹھوں گا۔ چنانچہ میں ہر ایک کو سلام کرتا ہوں مگر کوئی مجھے سلام نہیں کرتا اور منہ پھیر کر قریب سے گزر جاتا ہے۔ دوسرے غربی و ناداری مجھے کچلے ڈالتی ہے۔ بڑی کوشش و محنت کرتا ہوں لیکن بڑی مشکل سے دو وقت کی روٹی دستیاب ہوتی ہے۔ آپ کا اسم گرامی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہے اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اللہ مجھ نادار پر بھی نظر کرم فرمائی جائے اور میرے حق میں آپ دعائے خیر فرمائیں کہ یہ بلائے غربت میرے سر سے نکل جائے اور میں بھی خوش حال ہو

جاؤں۔“

آپ نے اُس کے حق میں دعائے خیر کی پھر آپ نے کشف و مراقبہ میں نظر ڈال کر اُس کے حال سے واقفیت حاصل کی تو پتہ چلا کہ واقعی بیچارے کے حالات ایسے ہیں کہ روٹی ملتی ہے تو سالن نہیں ملتا اور سالن ملتا ہے تو روٹی نہیں ملتی۔ اچھا لباس ملتا ہے تو جوتا ٹوٹا ہوا ہوتا ہے اور جوتا مل جاتا ہے تو لباس پھٹا ہوا ہوتا ہے۔ دودھ گھی کی شکل مدت سے نہیں دیکھی۔ تباہ حالوں آپ کی خدمت میں دعا کروانے کی غرض سے بڑی مشکل کے ساتھ حاضر ہوا ہے۔ اس وقت بھی گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

چنانچہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادموں کو طلب کر کے نو جوان کو اپنے لنگر خاص سے سیر ہو کر کھانا کھلایا اور پھر اشارے سے دودھ کا ایک بڑا پیالہ طلب فرمایا اور نو جوان کو پیالہ دیتے ہوئے فرمایا۔ ”دیکھو بیٹا یہ تحفہ درویش قبول کرو۔ ہم نے تمہارے حق میں دعائے خیر کر دی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تمہاری حالت تبدیل ہو جائے گی۔“

نو جوان نے آپ کے ہاتھ سے لے کر تشکر و امتنان کے ساتھ دودھ کا پیالہ نوش کیا۔ آپ نے خادموں سے کچھ کھانا بندھوا کر اس نو جوان کو دیا اور تسلی بخشی دے کر فرمایا۔ ”بیٹا! خداوند تبارک و تعالیٰ عموماً امرا سے اس طرح امتحان لیتے ہیں کہ ان کی رسی مزید ڈھیلی کر دیتے ہیں اور انہیں دولت دنیا بے حد و حساب عطا فرما دیتے ہیں اور غریبوں سے اس طرح امتحان لیتے ہیں کہ انہیں

مزید دریائے عسرت و منزلت میں غرق کر کے تنگدست و نادار بنا دیتے ہیں پھر اس امتحان میں جو اس کی رحمتوں سے ناامید و مایوس نہیں ہوتا اسے سرفراز فرماتے ہیں۔ لہذا رسول پاک کے فقر کی جانب دیکھو کہ آپ کے بوریہ کے نیچے ہفت اقلیم کی بادشاہتیں ہوتی تھیں۔ مگر تن پر بیوند لگا ہوا لباس ہوتا تھا۔ دوسروں کو ہر طرح کے کھانے اور اشرفیوں ہیرے جواہرات کے انبار بخشتے تھے لیکن خود اپنے پیٹ پر بھوک کے باعث پتھر بندھا ہوا ہوتا تھا۔ چنانچہ اے بیٹا! رسول کریم کے اخلاق کریمہ اور رسول پاک کے اخلاق حسنہ سے سبق حاصل کرو اور اپنی حالت کو بدلنے کے لئے روزانہ شدید محنت کرو اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دو اور اُس کے دریائے رحمت کے آگے روزانہ پانچ سات بار ضرور ہاتھ پھیلاتے رہو اور اُس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اُس سے ضرور دعائیں مانگتے رہو یقیناً ایک نہ ایک دن اس کا دریائے رحمت جوش میں آ کر تمہارے خالی دامن کو مرادوں سے بھر دے گا اور زندگی میں خواہ کیسے بھی حالات ہوں بہت و استقامت اور صبر جمیل اور محنت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔“ چنانچہ وہ نو جوان کھانے کی پوٹلی لے کر آپ کی بارگاہ سے دعائیں دیتا ہوا رخصت ہوا۔ اس کے بعد وہ جوان بیان کرتا ہے کہ چند ہی دن کے بعد اُس کے حالات حیرت انگیز طور پر بدلنا شروع ہوئے۔ معاً اسے ایک بہت ہی اچھی جگہ پر ملازمت مل گئی۔ گھر میں چند لوگوں نے کرایہ پر اُس کا مکان حاصل کیا اُن کے پاس بے شمار بھینسیں تھیں۔ روزانہ وہ صبح شام اُسے دودھ کا ایک بڑا پیالہ پلانے لگے۔ نو جوان کا بیان ہے کہ اس کے بعد اُس

نے شادی کی اور اولاد بھی ہو گئی۔ جب مال و دولت کی ریل پیل گھر میں ہو گئی تو ہر قسم کے تفکرات سے نجات مل گئی۔ جو ان نے یہ حیرت انگیز بات بیان کی کہ اُس دن سے کامل پچاس برس تک اُسے اچھا کھانا اور دودھ کا پیالہ روزانہ ملتا رہا اور حیرت انگیز طور پر اس میں ایک بھی ناغہ نہیں ہوا اور جب وہ دودھ پیتا ہے تو اُسے خواجہ غریب نواز یاد آ جاتے ہیں کہ جنہوں نے فرمایا تھا کہ ”لے بیٹا یہ دودھ پی کہ یہ تحفہ درویش ہے اور خدا کے خزانہ رحمت سے مایوس نہ ہو کہ اُس کی رحمت کا دریا جوش میں آتا ہے تو بڑے بڑوں کو پل میں مالا مال بنا دیتا ہے۔“ اُس نے بتایا کہ روزانہ جب مجھے دودھ کا پیالہ ملتا ہے تو خواجہ غریب نواز میرے تصور میں تشریف لے آتے ہیں اور اُن کے پاکیزہ الفاظ میرے ذہن میں گونجنے لگتے ہیں اور خواہ کیسے بھی حالات ہوں ان سے میری ڈھارس بندھ جاتی ہے اور اُس روز سے میں روزانہ کئی بار خدا کی بارگاہ میں دامن پھیلا کر اپنی بھلائی و بہتری کے لئے دعا مانگتا ہوں اور دعاؤں کے ساتھ مجھے دلی سکون حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے مدد و مشاورت طلب کرنا میری خوش نصیبی کی علامت بن چکا ہے اور اے سالک! جس طرح سے میری خوش نصیبی شروع ہوئی اسی طرح سے تو بھی اللہ پاک سے روزانہ دعاؤں میں مدد و مشورت طلب کیا کر کہ اس سے تیرا بھی دین و دنیا میں بھلا ہو سکتا ہے۔

استخارہ شب جمعہ

عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہن کر جمعہ کی شب دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور اس کا ثواب تمام امت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع انبیاء اولیاء علیہم السلام کو بخشے اس کے بعد ستائیس بار اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْ ذَلٰلِکَ بِنِعْمَتِکَ عَلٰی وَ اَبُوْ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَغْفِرْ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ۔ پھر درود شریف ۵ بار پھر سُبْحَانَکَ لَا عَلِمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۷۰ بار یا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ ۱۰۰ بار یا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ ۱۰۰ بار یا مُبِیْنُ بَيِّنْ لِیْ ۱۰۰ بار وَاَشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۱۰۰ بار پھر ۱۱ بار درود شریف اپنے مقصد کو تصور میں رکھ کر پڑھے اور بغیر کلام کئے سو رہے۔ اگر نیند نہ آئے تو وعظ یا میلا درود شریف کے جلسہ میں چلا جائے۔ یا اللہ کے نیک بندوں میں جا کر بیٹھ جائے اور اہل جلسہ کی گفتگو سے اندازہ لگانے کی کوشش کرے کہ اُس کے مقصد سے کون سی چیز بہتر و قریب ہے کیونکہ استخارہ سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ قدرت کی جانب سے مفید مطلب بات انسان کے دماغ میں القا کی جاتی ہے اور اس میں منزل مقصود انسان کو کشف کی مانند دکھائی نہیں جاتی صرف سائل کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اور پھر اس کام کے کرنے سے

انسان کو نقصان نہیں ہوتا قدرت کی طاقتیں اس کے نقصان کو اس سے ہٹا دیتی ہیں۔

استخارہ سورۃ فاتحہ

جمعرات کو روزہ رکھیں غسل کر کے نیا لباس پہنیں اور شب جمعہ کو یہ عمل کریں اگر کوئی اہم ضرورت فوراً پیش آجائے تو کسی بھی رات کو یہ استخارہ کیا جاسکتا ہے۔ نماز عشاء کے بعد جب سونے کا ارادہ کریں تو تازہ وضو کر کے بستر پر لیٹ کر دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی دل پر رکھ کر درود شریف ۵ بار سورۃ فاتحہ ۳۳ بار پڑھیں ہر بار اھدنا الصراط المستقیم ۳ بار اسی طرح ہر بار ختم سورۃ پر آمین ۳ بار کہیں جب تعداد ۳۳ مرتبہ پوری ہو جائے تو انگلی اٹھا کر دل پر دم کریں اور یہ دعائے استخارہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِیْلَمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُوْهُ اَقْدَرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا اَنْ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَيْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہِ۔

پھر اگر یہ دعائے حفظ یاد نہ ہو تو پرچے پر لکھ لیں یا

کتاب دیکھ کر پڑھیں اور دھنی کروٹ لیٹ کر داہنے ہاتھ پر دم کر کے مٹھی بند کر کے سر کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ جب آنکھ کھلے دو نفل شکرانے کے ادا کریں اگر نماز فجر میں زیادہ وقت ہو تو پھر سو جائیں ورنہ نماز کے وقت تک ذکر و دعا میں مشغول رہیں۔ نماز فجر ادا کر کے کسی غریب مجبور کو گھر میں لا کر کھانا کھلائیں۔ سالک کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اولیں اللہ کی توحید پر ایمان لائے اور اپنی ہر حاجت اولیں اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرے اور اگر اس میں دعا مقبول و مستجاب نہ ہو تو پیغمبروں اور اولیاء اللہ سے طالب امداد ہو اور اللہ کے دروازے سے مانگتا رہے حتیٰ کہ وہ اُس کے دامن کو مراد سے بھر دے۔ اللہ کے دروازے سے مانگنے والا دنیا میں کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوتا اور جس کی استعانت و امداد اللہ کریم فرمائیں اُسے پھر زمانے سے مانگنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔ سائل کو چاہئے کہ وہ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اُس کی رحمت سے ہمیشہ امید رکھے کہ وہ اُس پر ضرور ہوگی اور اللہ کا دریائے رحمت وہ ہے کہ خلق و مخلوق اُس کے سامنے ایک ذرہ کی حیثیت رکھتی ہے اور وہی ہر انسان کا حاجت روا ہے اور وہی بخشے والا نہایت مہربان ہے۔ اس کا دریائے رحمت ایسا بیکراں و بے کنارہ ہے کہ تمام مخلوقات اُس کے سامنے چڑیا کی چونچ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ ہر انسان کا دامن مراد خوشیوں سے بھرتا ہے۔ ہر انسان کو اپنے دریائے رحمت سے خیرات عطا کرنے والا نہایت ہی شفیق و مہربان ہے۔ وہ عطا ضرور کرتا ہے۔ انسان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اُسے مانگنے کا سلیقہ نہیں ہے ورنہ اُس

کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔ سائل کو چاہئے کہ دست سوال دنیا کے سامنے پھیلانے کی بجائے ہمیشہ اللہ کے سامنے دراز کرے اور اُس وقت تک مانگنے سے باز نہ آئے جب تک کہ اُسے عطا نہ ہو جائے اور اگر خدا کی عطائے خاص ہو جائے تو اسے اپنی نہایت ہی خوش نصیبی تصور کرے۔

استخارہ باموکل

زیادہ مشکل کاموں میں یہ استخارہ بہت بہتر ثابت ہوتا ہے۔ جس رات اس استخارے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کر کے صاف ستھرے کپڑے پہنے اور پھر رات کے وقت ۶ رکعت نماز ایک سلام سے اس طرح پڑھے کہ اول رکعت بعد سبحان اور الحمد کے سورہ والشمس سات بار پڑھے۔ دوسری رکعت بعد الحمد شریف کے سورہ واللیل سات بار پھر رکوع اور سجود کرے اور قعدے میں التحيات کے بعد درود دعا پڑھ کر بغیر سلام پھیرے کھڑا ہو جائے اس کے بعد تیسری رکعت سبحانک اللہ سے شروع کرے الحمد شریف کے بعد سورہ والضحیٰ سات بار دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ الم نشرح سات بار پھر رکوع اور سجدہ کے بعد قعدے میں التحيات اور درود دعا کے بعد بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو کر سبحانک اللہ اور الحمد للہ کے بعد سورہ والنہر سات بار چھٹی رکعت میں بعد الحمد شریف سورہ قدر سات بار اور اس کے بعد رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اب اپنے مقصد کو دل میں جما کر سات بار درود اور سات بار یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ إِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ عِزْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ أَرِنِي فِي مَنَامِي اللَّيْلَةَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي۔

صبح کو اٹھ کر نذر نیاز دلائے اور اس طرح سے درست راستہ بتا دیا جائے

گا۔

عملیات کشف باطن و شرح صدر

یہ عمل عملیات کی کتابوں میں شاذ و نادر ہی ملتے ہیں اور جب کسی کو ان کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ انہیں ڈھونڈتا ہی رہ جاتا ہے مگر نہیں پاتا۔ یہ چیزیں عموماً سینہ بہ سینہ چلی آتی ہیں اگر کتابوں میں کوئی عمل مل بھی جائے تو وہ ناقص ہوگا اور اُس کے کرنے سے گو ہر مراد حاصل نہیں ہوتا لیکن اس کتاب میں عملیات مجرب کو جگہ دی گئی ہے۔ اب یہ بتا دیا جائے کہ کشف دو طرح کا ہوتا ہے ایک کشف کسی۔ یہ کشف کی وہ قسم ہے جو شدید عبادت و ریاضت سے حاصل ہوتی ہے اور اس میں پہلے عرصہ تک اس کے حصول کے لئے عبادات کرنا پڑتی ہیں۔ یہ بھی استخارہ ہی کی مانند ہوتا ہے کہ انسان کو کشف سے اپنے حق میں ہر اچھے بُرے کام

کا پتہ چل جاتا ہے۔ دوسری قسم کشف وہی ہے۔ یہ کشف اولیاء اللہ میں سے بھی خاص خاص کو عطا فرمایا جاتا ہے اور اولیاء اللہ کی کرامات کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو کشف وہی عنایت فرمایا گیا کہ وہ انسان کی صورت دیکھتے ہی معلوم کر لیتے ہیں کہ اس کی زندگی کتنی ہے اور وہ کیا اعمال کرے گا اور کسی واقعے کو دیکھتے ہی اُن کی نظر اُس کے آخر تک چلی جاتی ہے۔ استخارے اور کشف میں صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ استخارے میں سکون قلب کے ساتھ سوتے جاگتے قرائن سے انسان کو مطلع فرمادیا جاتا ہے کہ کون سا کام اُس کے حق میں بہتر ہے اور استخارہ میں تو انسان کو صرف بتا دیا جاتا ہے لیکن کشف میں اولیاء اللہ کو دکھایا جاتا ہے۔ کشف بھی علم غیب کے اجزا میں سے ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب تو علم ذات ہے اور رسول کا علم اُس کے علم کا کروڑواں حصہ اور رسول کے علم کا کروڑواں حصہ اولیاء کا علم ہے اسی طرح درجہ بدرجہ علم عطا ہوا ہے۔

کشف کے عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے گناہوں سے پرہیز کرے۔ حد یہ کہ کسی کی چغلی وغیبت تک نہ کرے۔ رزق حلال کھائے، پرہیز غذائے حیوانی کرے یعنی انڈا گوشت مچھلی نہ کھائے اور حرام رزق میں سے نہ کھائے بلکہ رزق حلال کھائے۔ اگر رزق حرام کھائے گا تو حصول کشف میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ان عملیات میں نفلوں کی جو تعداد درج ہے اُن کے سوا عمل کرنے سے قبل دعا جمع اہل اسلام و صاجن کے حقوق اُس پر ہوں اُن

کی ارواح کو ثواب بخشے۔ ہر دو رکعت میں بعد الحمد شریف ۳-۳ بار سورۃ اخلاص پڑھے بعد میں ثواب جمع اہل اسلام کی ارواح کو بخشے اور اُس کے بعد عمل شروع کرے اور ان عملیات کے دوران اکل حلال کا خیال رکھے۔ یہ یاد رکھے کہ ان عملیات کے ذریعہ جو قدرت کو منظور ہوتا ہے سائل کے دل پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ آپ جو چاہیں دکھایا جائے اور اکثر یہ سوتے میں دکھایا جاتا ہے اور اکل حلال کا خیال نہ رکھایا کسی کے یہاں دعوت میں بغیر سوچے سمجھے چلے گئے اور اُس کھانے میں حرام کی کمائی بھی شامل ہوئی تو جو مشاہدہ کشف و خواب میں کریں گے فوراً ذہن سے حذف ہو جائے گا اور یاد نہ رہے گا۔ اگر بغیر پابندی شرائط کوئی عمل کیا اور اُس کے ذریعہ کچھ علم بھی ہو گیا تو اپنی حرام کی کمائی اور بدکرداری پر مغرور نہ ہو جائے۔ اگر صحیح طور سے شرائط پر عمل کرتا تو مزید انعام و اکرام سے نواز دیا جاتا۔ چنانچہ اس خسارے پر افسوس کرے اور کوشش کرے کہ مذکورہ بالا جو شرائط لکھ دی گئی ہیں انہیں پورا کر کے ہی مندرجہ ذیل عملیات کرے ورنہ کسی قسم کے خسارے اور نقصان اٹھانے کا قوی امکان ہے۔

کشف بذریعہ حروف

کشف حال کا بہترین ذریعہ حروف ہیں اور حروف کی زکوٰۃ ادا کئے بغیر یا زکوٰۃ و دعوت کے ذریعہ مؤکلوں کو تابع کرنے میں خطرہ ہے مگر جب کوئی شرط

مقصود ہو جائے بغیر مؤکل تابع کئے بوقت ضرورت نفع حاصل کرنا نہایت ہی آسان ہے۔ طریق اولین یہ ہے کہ اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھے۔ اگر اعداد زیادہ ہوں تو اسم مؤکل کے اعداد کے مطابق یا ملفوظی اعداد حرف کے مطابق یا مکتوبی حرف کے اعداد کے مطابق پڑھے سب سے کم تعداد ۲۸ ہے اس سے کم نہ پڑھے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تمام حرفوں کی تعداد ۲۸ ہے سب کو روزانہ ایک بار یا ۲۸ بار ورد میں رکھے۔ اس طرح مؤکل بھی مانوس ہو جائیں گے اور جو بات جاننا چاہیں وہ بھی بتائی جاتی رہے گی۔

اول آخر درود شریف ۲۱ بار پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اجب	یا	آئیل	بحق	الف	اجب	یا	عائیل	بحق	عین
اجب	یا	جائیل	بحق	جیم	اجب	یا	فائیل	بحق	فا
اجب	یا	دائیل	بحق	دال	اجب	یا	قائیل	بحق	قاف
اجب	یا	هائیل	بحق	ها	اجب	یا	رائیل	بحق	را
اجب	یا	وائیل	بحق	واو	اجب	یا	تائیل	بحق	تا
اجب	یا	زائیل	بحق	زا	اجب	یا	ثائیل	بحق	ثا
اجب	یا	حائیل	بحق	حا	اجب	یا	خائیل	بحق	خا
اجب	یا	طائیل	بحق	طا	اجب	یا	ذائیل	بحق	ذال
اجب	یا	یائیل	بحق	یا	اجب	یا	ضائیل	بحق	ضاد
اجب	یا	کائیل	بحق	کاف	اجب	یا	طائیل	بحق	ظا

اور تجلی ذات اُس پر ظاہر ہو جائے گی۔ چنانچہ اس عمل کو روزانہ ۳۳ بار یا ۹۱ بار پڑھے یا ۸ بار اول آخر درود شریف ۹ بار پڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ ان سارے وظائف میں سے کسی ایک پر بھی تصرف کرنے والا صاحب کشف ہو جائے گا اور جو انسان بھی اُس کے قریب آئے گا آئینے کی مانند اُس کا حال صاحب کشف پر منکشف ہوگا۔ نہایت مجرب عملیات ہیں۔

سوال نظر التفات بحضور پنجتن پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

جس شخص کی زندگی میں پریشانیاں اور مشکلات بہت زیادہ پیش آتی ہوں اور بگڑے ہوئے کام بننے کی بجائے مزید بگڑتے جاتے ہوں۔ جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہو وہی خراب ہو جاتا ہو۔ دنیا سے تمام امیدیں منقطع ہو چکی ہوں۔ خواہ سونے میں ہاتھ ڈالے بد قسمتی کی وجہ سے مٹی ہو جائے۔ اُسے چاہئے کہ پہلے سات روز تک نماز قائم کرے اور اس کے بعد جمعرات سے لباس فاخرہ زیب تن کرے، غسل و مسواک کرے، با وضو ہو کر بعد نماز مغرب دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اُس کا ثواب جمیع انبیائے کرام اور خصوصاً پنجتن پاک کی ارواح کو بخشے اور اس کے بعد پورے خشوع و خضوع کے ساتھ اپنی محرومی اولین اللہ تعالیٰ سے امداد کا طالب ہو اور ثانیاً پنجتن پاک سے نظر التفات کا صدق دل سے طلبگار ہو اور مقصد اپنا دعا میں بیان کرے۔ انشاء اللہ تین دن یا سات دن تک مغرب اور عشاء کے درمیان میں روزانہ اول آخر درود شریف کے ساتھ پنجتن پاک کے

وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے نظر التفات کا طلبگار ہوگا تو ضرور دلی مراد اُسے عطا کی جائے گی۔ شنید ہے کہ یہ دعا اتنی مجرب و مقبول بارگاہ ہوتی ہے کہ دو تین دن سے زیادہ مانگنے کی نوبت نہیں آتی اور انسان کی مراد دلی برآتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ دعا کو صدق دل کے ساتھ عاجزی اور قلبی اخلاص کے ساتھ کیا جائے۔ اس سے یقیناً سائل کو از حد فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

استخارہ کی مزید تین دعائیں

جب انسان کسی کشمکش میں مبتلا ہو جائے اور اُسے عمل کرنے کے لئے کوئی راستہ نہ سوجھ رہا ہو اور نہ ہی اُسے اپنے کام کی بابت علم ہو کہ اس کام میں ہاتھ ڈالے گا تو اچھا نتیجہ برآمد ہوگا یا نہیں تو اُسے اول تو استخارہ یعنی اللہ تعالیٰ سے مدد و مشورت طلب کرنی چاہئے۔ جس کے طریقے کتاب کے اول صفحات میں گزر چکے ہیں لیکن اگر باقاعدہ استخارہ کثرت سے ورد کرتا رہے۔ انشاء اللہ کام کی اچھائی بُرائی سے مطلع فرمایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال رہے گی۔

اللَّهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرْلِي

ترجمہ:- اے اللہ واحد لا شریک، میرے لئے صحیح راستہ پسند کر دیجئے اور

میرے لئے آپ ہی انتخاب فرما دیجئے۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَ سِدِّدْنِي وَ قِنِي شَرَّ نَفْسِي

رشدہ زد از انجم خاک در آفتابی افلاک درخشد یک صفت مسیحا
آگہ زن نمرود جو ہریم تو بہاریم تو پروین و تقویٰ نورانی و پیدائی
مد للک بخورشید و مد عرش درخشد خاکے در آفتابی خاکے در آفتابی
رحمت نہ کناریم تو افلاک شکاریم تو تو جان جہاں رختی سینائے تو جلوائی
پشیدے ظہورے تو ہر معر رسول اللہ رشیدے زورے تو ہر پستی و بالائی
(رستم)

اور نعت و منقبت کے بعد اپنی حاجات بحضور سرور کائنات پیش کرے اور دل کی گہرائیوں سے ان کی نگہ رحمت کا طلبگار ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین پانچ یا سات روز میں دعائے مستجاب سے نواز دیا جائے گا اور اُس کی دلی مرادیں برآئیں گی کیونکہ اگر خدا کی بارگاہ میں کالی کملی والے کو وسیلہ جلیلہ بنایا جائے تو پھر دعا کے قبول نہ ہونے کا کوئی خدشہ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح سے اگر کوئی نہ معلوم بات اللہ کے حضور سے دریافت کرنا چاہے تب بھی آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے معلوم کرے اور آپ کو اپنا وسیلہ بنا کر خدا کی بارگاہ سے سوال کرنے والا کبھی ناکام نہیں لوٹایا جاتا۔ بعض علمائے کرام کا یقین اس قدر پختہ ہوتا ہے کہ وہ بوقت تہجد صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتے ہیں اور اُن کا دامن مراد فوراً ہی بھر دیا جاتا ہے۔ بہر حال انسان کا یقین کامل بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اگر کسی کو یہ نعمت حاصل ہو جائے تو پھر اُس کی کوئی دینی و دنیاوی حاجت باقی نہیں رہتی اور جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اور اُس کی تمام خواہشات پوری ہو جاتی ہیں۔ بعض

روایات میں یہ بات بھی مندرج ہے کہ اگر فراخی رزق کے لئے دعا کرنا چاہتا ہے تو بعد از تہجد درود تاج روزانہ پڑھ کر پھر صدق دل سے خدا کے حضور جناب سرور کائنات کے وسیلہ سے دعا کرے۔ ضرور گوہر مراد حاصل کر لے گا اور دنیا میں کسی قسم کی کمی یا ناکامی کے آثار کبھی پیدا نہیں ہوں گے۔ بہر حال یہ عمل اگرچہ ذرا مشکل ہے مگر کرنے والے کے لئے آخر کار آسان ہو جاتا ہے کیونکہ مومن کے لئے روزانہ تہجد کے وقت انھن کا فی مشکل ہے کہ شیطان راستے میں رکاوٹ ڈالتا ہے لیکن جب اس کی عادت ہو جاتی ہے تو پھر کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

در بیان امداد اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ

بعض لوگوں کو جب اللہ سے امداد اور رسول کریم سے استعانت مانگنے کا کہا جاتا ہے تو ان کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی امداد کیسی ہوتی ہے؟ کیونکہ بظاہر کسی نے امداد خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ نہیں کیا ہوتا۔ چنانچہ جواب اس کا یہ ہے کہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کے ہزاروں طریقے ہیں۔ جو کہ امداد باطن کے بطور ہر امتی بذریعہ دعا حاصل کر سکتا ہے امداد اور خیر و برکت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسخر و مصدق ہے۔ بے شک آپ بے کسوں کے کس اور مدد فرمانے والے ہیں۔ اللہ کی امداد اگرچہ ہزاروں طریق سے انسانوں تک پہنچتی ہے لیکن اس امداد کی موٹی اور بڑی دو

ظاہری مدد اولین ہے کہ قدیم زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے منسوب ہے اور مدد باطنی ہر زمانہ میں وہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دعائیں کرنے والوں کی خفیہ طریقے سے فرمائی ہے۔

چونکہ اس کتاب میں شروع سے یہ بات آرہی ہے کہ یہ انسان کی خوش نصیبی پر محمول ہے کہ وہ اللہ سے مدد و استعانت اور ہر مشکل کام میں مشاورت کا طلبگار ہو۔ چنانچہ مدد الہی کے بارے میں درست معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایک حکایت قدیم نقل کر دی جائے کہ اللہ کی مدد کیسی ہوتی ہے۔ احقر بندہ ایک کے بجائے دو حکایات نقل کرنے کا خواہاں ہے تاکہ اچھی طرح معلوم ہو سکے کہ امداد اللہ تعالیٰ سے کیا مراد ہے؟

روایت ہے کہ یہودیوں کو علم جفر کی مدد سے یہ بات معلوم تھی کہ مکہ میں پیغمبر آخرا الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوں گے اور وہ تمام قدیم ادیان و کتب مثلاً توریت، زبور، انجیل اور قدیم صحائف کو منسوخ کر دیں گے چنانچہ یہ یہودی لوگ گھات میں رہتے تھے کہ آپ کے آبا کو آپ کے ظہور مبارک سے پہلے ہی کسی طرح سے قتل کر دیں تاکہ آپ کے تولد ہونے کی وعید ہی باقی نہ رہے۔ چنانچہ اس کے علاوہ ان کے پاس ایک تبرک زمانہ قدیم سے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفید ریشمی جہ حریر و حرارت چلا آتا تھا جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ صدیوں پرانا ہے لیکن اس وقت بھی اس عجیب کپڑے سے ایسی سفید نورانی روشنی پھوٹتی تھی کہ نئے سے نیا کپڑا اس کے سامنے ماند ہو جاتا

تھا۔ روایت اس جبہ سفید کے بارے میں یہ تھی کہ جب حضرت عبداللہ حضرت عبدالمطلب کے گھر میں تولد ہوں گے تو اس جبہ سفید حریر و حرآت سے خون نکلے گا۔ چنانچہ یہودی اس جبہ کو ان دنوں میں روزانہ بغور مشاہدہ کرتے تھے یکا یک ایک دن انہوں نے اس جبہ میں سے خون نکلتا ہوا پایا۔ تب وہ ملعون چونک اٹھے اور انہیں یقین ہو گیا کہ حضرت عبداللہ حضرت عبدالمطلب کے گھر مکہ میں پیدا ہو چکے ہیں اور انہی کی پشت مبارک سے ایک نور ایسا چمکے گا کہ بتکدوں میں بت منہ کے بل گر پڑیں گے اور ہزاروں سال سے روشن آتشکدہ فارس یکا یک آپ سے آپ بجھ جائے گا۔ چنانچہ انہیں اپنی کتب سے یہ بشارت ملتی تھی کہ حضرت عبداللہ کے گھر میں ایک روز آخر کار پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور پاک ہو گا اور وہ ہمارے دین کو منسوخ کر دیں گے۔ یہودی اس بات سے بہت ہی نفور تھے کہ اچانک پیغمبر آخر الزماں دنیا میں تشریف لا کر ان کے دین یعنی دین موسوی کو منسوخ کر دیں۔

پس یہ معلوم کر کے بہادر اور شجاع یہودیوں کا ایک گروہ متفق ہو کر حضرت عبداللہ کو مار ڈالنے کی غرض سے مکہ میں آ کر بسنے لگا اور آہستہ آہستہ بنو ہاشم قبیلہ کے بارے میں کھوج لگانے لگا اور یہیں انہوں نے وہ روایت سنی کہ حضرت عبداللہ جب ویرانے میں واسطے صبح کی سیر کے جاتے ہیں تو ایک نور ان کی پشت سے جدا ہو کر دو حصے ہو جاتا ہے اور ایک حصہ مشرق کی سمت میں جاتا ہے اور ایک مغرب کی سمت میں جاتا ہے اور جب وہ واپس آتے ہیں تو یہی نور دونوں

طرف سے واپس آ کر اکٹھا ہو کر آپ کی پشت مبارک میں سما جاتا ہے۔ یہ بات حضرت عبداللہ نے جب حضرت عبدالمطلب کو بتائی تو آپ نے فرمایا کہ مدت ہوئی کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ سلسلہ نور میری پشت سے نکل کر چار حصے ہو کر مشرق مغرب شمال جنوب چاروں سمتوں کو گیا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ ایک حصہ آسمان کی طرف ایک زمین کی طرف اور ایک مشرق اور ایک مغرب کی جانب گیا اور کل کائنات جس میں پہلے تاریکی تھی اس نور کی روشنی سے دن کی مانند روشن ہو گئی۔ چنانچہ میں نے یہ بات حضرت ہاشم سے پوچھی تھی کہ پھر وہ نور واپس آ کر دوبارہ میری پشت میں سما گیا تو وہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ نور محمدؐ تھا اور اے عبدالمطلب اس کا چرچا نہ کرنا کہ پیغمبر آخر الزماں تمہاری پشت سے آگے جا کر حضرت عبداللہ سے تولد ہوں گے۔ چنانچہ اے بیٹا میں آپ کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ اس کا چرچا نہ کرنا مبادہ کہ غیر مذہب لوگ تمہیں طیش و خبت میں آ کر قتل نہ کر ڈالیں۔ یہودیوں کو اس بات کی کہیں سے سن گن مل گئی۔ چنانچہ مکہ میں بسنے والے ان تمام یہودیوں نے ایک جگہ اکٹھے ہو کر قسم اٹھائی کہ وہ حضرت عبداللہ کے گھر میں پیغمبر آخر الزماں تولد ہونے سے قبل ہی بلکہ ان کی شادی ہونے سے بھی قبل انہیں قتل کر ڈالیں گے چنانچہ یہ سب یہودی حضرت عبداللہ کی ٹوہ میں رہنے لگے اور ان کے گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے کے اوقات پر غور کرنے لگے کہ کس وقت ان کا کام تمام کریں۔ معاً انہوں نے ایک دن حضرت عبداللہ کو میدان میں تنہا ویرانہ و خانہ باغ کی جانب مراجعت

فرماتے دیکھا تو فوراً ہی نگلی تلواریں سونت کر انہیں قتل کرنے کے واسطے اُن کے پیچھے دوڑ پڑے۔ اس واقعہ کو حضرت وہب بن عبد مناف جو رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے نانا جان تھے، دیکھ رہے تھے کیونکہ اتفاقاً آپ اس وقت صبح کی سیر کے واسطے نکلے ہوئے تھے۔ چنانچہ حضرت وہب فوراً تلوار کھینچ کر پشت ہٹا، حضرت عبد اللہ کے اور مزاحم یہودی حملہ آوروں کے ہوئے۔ یکا یک حضرت وہب بن عبد مناف کی نظر آسمان کی طرف اٹھی تو کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان میں سے ایک راستہ پیدا بطرف زمین ہوا اور رجال غیب کی ایک فوج کی فوج نگلی تلواریں لہراتی ہوئی بطرف زمین دوڑی اور ان یہودیوں کے سامنے آ موجود ہوئی اور انہوں نے فوراً یہودی حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ پر حملہ کرنے والے تمام یہودیوں کو رجال غیب کی اس جماعت نے مقابلہ کر کے تہ تیغ کیا اور اسی طرح سے لوٹ کر اُسی راستہ سے واپس آسمان پر چلے گئے۔ حضرت وہب بن عبد مناف یہ حیرت ناک واقعہ اللہ کی امداد سے متعلق دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے اور اپنے گھر میں جا کر اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کر دو کہ اس طرح سے میں نے ایک عجیب واقعہ امداد آسمانی کا اُن کے بارے میں دیکھا ہے۔ تب اُسی وقت اُن کی بیوی نے یہ بات حضرت عبد المطلب سے جا کر کہی کہ میری بیٹی آمنہ کا نکاح اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ سے کر دیں۔ یہ سن کر حضرت عبد المطلب نے اس بات کو منظور کر لیا۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جو زیب وزینت اور پار سائی و پرہیز گاری حضرت آمنہ کو حاصل تھی وہ قریش کی کسی دوسری عورت کو حاصل نہ تھی۔ چنانچہ حضرت عبد المطلب نے حضرت عبد اللہ کا نکاح حضرت آمنہ بی بی سے کر دیا اور پھر انہیں اپنے پاس ہی رکھا۔ یہ دیکھ کر قریش کی وہ عورتیں جو عبد اللہ سے نکاح کی تمنا رکھتی تھیں سب مارے غم کے بیمار ہو گئیں۔ روایت میں آتا ہے کہ چالیس عورتیں اُن میں سے مارے غم کے اور صدمہ فہنی کے مر گئیں کہ حضرت عبد اللہ کا نکاح آمنہ سے ہو چکا ہے۔

یہ واقعہ جو گزرا ہے اللہ تعالیٰ کی امداد ظاہری کا مظہر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی امداد ہر طرح سے ضرور فرماتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے مقرب خاص بندوں کی امداد تو وہ بغیر اُن کے چاہے اور دعا کئے فرما دیتے ہیں۔ جیسا کہ واقعہ مذکورہ میں مرقوم ہوا کہ ابھی حضرت عبد اللہ خود پر ہونے والے حملہ سے باخبر بھی نہ ہوئے تھے کہ آسمان سے لہراتی تلواروں والے رجال غیب کی شکل میں آپ کی امداد فرمائی کہ اس سے انہوں نے یہودیوں کو تہ تیغ کر ڈالا لیکن جو بندے عام امتی ہوں اُن کی امداد اللہ تعالیٰ اس صورت میں فرماتا ہے کہ اگر اُس کے دروازے پر دست سوال دراز کیا جائے اور امداد اللہ تعالیٰ بذریعہ دعا طلب کی جائے۔ چنانچہ حاجت اس امر کی ہے کہ در وحدت اللہ جل جلالہ پر دامن کو دراز کیا جائے جھولی پھیلا کر اُس کی امداد طلب کی جائے اور آخر شب گڑ گڑا کر اُس خالق کل سے اُس کی امداد و استعانت طلب کی جائے تو پھر

ایسے شخص کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی امداد باطن ضرور میسر آتی ہے۔

اور اللہ کی امداد ظاہر وہ ہے کہ جو اُس کے مقرب بندوں کے لئے خود بخود ورطہ جوش میں آ کر ظہور پذیر ہوتی ہے اور اللہ اس کے ذریعہ سے اپنے پیغمبروں اور اپنے مقامات خاص کی حفاظت فرماتا ہے۔ اس کی مثل ابرہہ یا ہاتھی والوں کا واقعہ ہے اور اس کے علاوہ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے مختلف جنگوں میں بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی بظاہر امداد و استعانت فرمائی۔ واقعہ ابرہہ کا بیان درج ذیل ہے۔

در بیان نگاہ لطف و امداد اللہ تعالیٰ ہاتھی والوں کے خلاف

دوسرا واقعہ ہاتھی والوں کا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی پردہ غیب سے بالکل ظاہری طور پر مدد فرمائی۔ یہ واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ تاریخ میں ایک مشہور بادشاہ یمن کا ابرہہ ہو گزرا ہے۔ یہ بادشاہ بڑا چالاک و عیار تھا اور وہ اپنی سلطنت کے مفادات کی بڑی حفاظت و فکر کرتا تھا۔ اُس نے جب دیکھا کہ پڑوسی ملک میں خانہ کعبہ ہے کہ ہر سال جس کے حج کے لئے لوگ ہزاروں کی تعداد میں مکہ شریف میں آتے ہیں اور از حد نذر و نیاز اور قربانیاں خانہ کعبہ کے گرد کرتے ہیں تو اُس نے اندازہ لگایا کہ اس مناسک حج سے تو ہر سال اعرابیوں کو کروڑوں روپے کی آمدنی ہو جاتی ہے اور وہ لوگ انتہائی دولت مند ہیں اور قریب قریب کی حکومتوں کو خاطر میں نہیں لاتے چنانچہ اُس نے اپنے وزراء سے مشورہ کیا کہ ہمیں بھی اس طور سے کوئی چکر چلانا چاہئے کہ باہر سے لوگ ملک یمن میں بغرض حج آیا کریں اور یہاں بھی نذر و نیاز اور چڑھاوے

اللہ کا گھر ہے اور لوگ وہاں اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے آتے ہیں، اُس کے ملک میں کس چیز کی زیارت کے لئے آئیں گے۔ شیطان مردود ایک بوڑھے بزرگ کے روپ میں ظاہر ہو کر ابرہہ سے ملا اور اُس نے اُس سے کہا۔
 ”اے بادشاہ! اے ابرہہ تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ لوگ اوپر اوپر سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں مگر اندر سے درحقیقت دولت کی پرستش کرتے ہیں چنانچہ تو بھی ہیرے جواہرات سے مرصع ایک خانہ کعبہ بنوالے جس میں سونے کے بت لگے ہوئے ہوں اور اسے دیکھنے آنے والوں پر پہلے پہل دولت نچھاور کر چنانچہ لوگ خانہ کعبہ کی زیارت چھوڑ کر تیرے کعبہ کی زیارت کے لئے آنے لگیں گے۔“ یہ بات ابرہہ کو بہت پسند آئی چنانچہ ایک جعلی کعبہ اُس نے سنگ یشب اور سنگ سرخ سے تعمیر کروانا شروع کیا جس میں ایک بہت بڑا سونے کا بت رکھا فرش اس خانہ کا چاندی کا بنوایا اور دیواروں پر بھی سونے چاندی سے چٹکی کاری کروائی اور کچھ میراثیوں کو بزدور طاقت اُس نے اس کے طواف کے لئے بلوایا اور سونے چاندی سے انہیں مالا مال کر دیا کہ وہ اس گھر کی مشہوری چار دانگ عالم میں کریں۔ میراثیوں نے جب یہ مال و دولت بادشاہ سے پائی خدا کا شکر ادا کیا اور ملک کے دور دراز حصے میں جا کر چپکے سے اچھا کھانے اور اچھا پہننے لگے۔ ہر چند انہوں نے اس کے گھر کی مشہوری کرنے کی کوشش کی لیکن لوگ اس جعلی خانہ کعبہ کی بات سن کر ہنس دیتے اور کوئی اُس کی زیارت و طواف کو نہ جاتا۔ ابرہہ یہ دیکھ کر بہت مشتعل ہوتا تھا کہ کوئی اُس کے بتائے ہوئے گھر کی زیارت کے لئے نہیں آتا چنانچہ اس نے اور بھی بہت سی کوششیں اس ضمن میں کیں مثلاً قصابوں کے ایک بڑے اور غریب قبیلے کو بہ جبر بلوا کر اس گھر کا طواف کروایا اور پھر انہیں انعام و اکرام کے طور بہت سا سونا چاندی دے کر اس چیز کی تبلیغ کرنے کے لئے دوسرے ممالک میں بھیجا لیکن وہ دوسرے ممالک میں جا کر ڈر گئے اور چپکے ہو رہے اور اس دولت کے ساتھ عیش و نشاط سے اپنی زندگی گزارنے لگے۔ اگر انہوں نے لوگوں سے کچھ کہا بھی تو لوگوں نے انہیں نہ مانا نہ

بات کو ٹال دیا۔ یہ محسوس کر کے ابرہہ بہت بُری طرح برا فروختہ ہوا کہ اب بھی لوگ ہزاروں کی تعداد میں خانہ خدا کی طرف حج کرنے جاتے ہیں مگر اس کے جعلی خانے کی جانب ایک قافلہ بھی نہیں آتا۔ چنانچہ شدید طیش میں آ کر اس نے اپنے وزراء کی مجلس مشاورت طلب کی کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے روایت ہے کہ شیطان لعین اس مجلس میں بڑا پگڑ باندھ کر ایک وزیر باندھیر کے روپ میں ظاہر ہوا اور اس نے کہا کہ اے بادشاہوں کے بادشاہ ابرہہ ایک بڑی بہترین تدبیر میرے ذہن میں آئی ہے اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں کہ اس طرح سے تو قیر تمہارے خود ساختہ خانہ کعبہ کی بہت بڑھ جائے گی اور ہر سال لوگ لاکھوں کی تعداد میں تمہارے کعبے کی زیارت کے لئے آیا کریں گے۔

ابرہہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور اس نے اس وزیر سے بے صبری کے ساتھ دریافت کیا کہ اے وزیر باندھیر وہ تدبیر جلد از جلد میرے گوش گزار کرو تاکہ میں اس پر عملدرآمد کروں۔

اس پر شیطان نے کہا کہ اے بادشاہ اتنا زبردست دولت مند ہے اور کعبہ کے پاسی پھر بھی غریب ہیں چنانچہ تدبیر یہ ہے کہ تو بہت سارے ہاتھی اکٹھا کرے اور ہزاروں کے حساب سے ہاتھیوں کا ایک لشکر تیار کرے اور اس کے علاوہ بے شمار سفید اہلک گھوڑے اور فوج تیار کر اور مکہ مکرمہ پر چڑھائی کر دے۔ جو لوگ تیرے مقابلہ میں مزاحمت کریں انہیں بے دریغ قتل کر دیا جائے دنیا میں کوئی حیرا ہاتھ نہ روکے گا کیونکہ یہودی اور فارسی بھی عربوں کے دشمن ہیں اور جب تو مکہ مکرمہ کو فتح کرے گا تو کوئی بھی تجھے پھر خانہ کعبہ کو گرا کر مسمار کرنے سے نہیں روک سکے گا۔ چنانچہ پھر تو نمودار باللہ ایسا ہی کرنا یعنی خانہ کعبہ کو گرا کر مسمار کر دینا اور اعرابیوں کو اپنے ہاتھ لگا کر اس مہم سے واپس لوٹ آنا۔ لہذا جب مرجع خلافت خانہ کعبہ ہی نہیں رہے گا تو پھر اس کی زیارت کے لئے لوگ آنا بند ہو جائیں گے۔ اس اثنا میں چہار دانگ عالم میں یسعی و جعلی اپنے خانے کعبے کی مشہوری کر دینا چنانچہ لوگ اس طرف سے ہٹ کر پھر بغرض حج تیرے ملک

میں آنا شروع ہو جائیں گے۔

ابرہہ شیطان کی اس تجویز سے بہت خوش ہوا اور اس نے اہلیس کو بہت کچھ انعام و اکرام دے کر رخصت کیا اور خود تیاریوں میں مشغول ہو گیا۔ تاریخ کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ پھر وہ کئی سال تک حملے کے لئے تیاریاں کرتا رہا۔ اس سلسلے میں اس نے بیرونی ممالک سے بے شمار ہاتھی منگوائے اور ایک سال کے اندر کم و بیش پانچ دس ہزار بڑے بڑے ہاتھیوں کی فوج تیار کر لی۔ علاوہ بریں بے شمار سرخ و سفید سیاہ اہلک گھوڑے اپنی فوج کے لئے منگوائے۔ سامان حرب و ضرب بھی اعلیٰ بنانے پر بنوایا اور پھر ایک سال اس نے اپنی یہ تمام فوج لے کر خانہ کعبہ کی جانب چلنا شروع کر دیا۔ جو بدو راستے میں اسے بھیڑ بکریاں لے کر خانہ کعبہ کے درمیان قتل کر دیتا۔ اس طرح سے عرب کے لوگ چراتے ہوئے ملتے وہ انہیں بے دریغ قتل کر دیتا۔ اس طرح سے عرب کے لوگ لرزنے لگے کہ ابرہہ ان کے ملک پر بغرض جنگ لاکھوں کی فوج اور ہاتھیوں کے ہمراہ آ رہا ہے۔ وہ اپنے گھربار چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ جلد ہی ابرہہ نے آ کر مکہ مکرمہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور ہاتھیوں کے ہمراہ بڑے جیروت و دہرہ سے مکہ مکرمہ کے چاروں طرف اسے گھیرے میں لے کر پڑ رہا۔ کسی نے ابرہہ کو بتایا کہ قریش کے سردار قبیلہ بنو ہاشم کے سپرد کعبہ کے متولی ہونے کی سرداری ہے چنانچہ اس نے بنو ہاشم کے پیٹنگڑوں اونٹوں پر قبضہ کر لیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عبدالمطلب نے اس کے سامنے جا کر کہا۔ ”کہ تمہاری اور خانہ کعبہ کی جنگ میں تم نے ہمارے اونٹ کیوں روک لئے ہیں۔“ تو وہ مردود غرور و تکبر سے خنسا اور اس نے کہا کہ تم ہی خانہ کعبہ کے متولی ہو۔ چنانچہ اب جب کہ میں تم پر حملہ آور ہوا ہوں تو آؤ میرا مقابلہ کرو۔ اس پر حضرت بنو ہاشم حضرت عبدالمطلب نے اس سے کہا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں جس کے گھر پر تم چڑھائی کرنے آئے ہو وہ خود ہی تمہارے مقابلے پر آ جائے گا اور اللہ تمہارے مقابلے پر نمودار ہو تمہیں آگاہ کر دے گا۔ چنانچہ تم میرے اونٹ چھوڑ دو کہ میں خواہ مخواہ تم جیسے مغرور بادشاہ کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا۔“ یہ سن کر اور عرب کے

دوسرے سرداروں کی سفارش پر آخر کار ابرہہ نے قبیلہ بنو ہاشم قریش کے اونٹن چھوڑ دیئے اور سختی سے خانہ کعبہ کا محاصرہ کر کے پڑا رہا اور روزانہ لوگوں کا لگاکرتا کہ آؤ اب مجھ سے جنگ کرو لیکن لوگ اُس سے دامن بچا کر ادھر ادھر نکل جاتے۔ وہ حیران تھا کہ نعوذ باللہ خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے کس بات کو قوت بنائے۔ آخر کار اُس نے رات کو مجلس مشاورت میں یہ بات سوچی کہ صبح سویرے مکہ مکرمہ پر ایک جانب سے حملہ کر دیا جائے اور بہت سے بے قصور عربوں کو تہ تیغ کر دیا جائے اور ایک ہی ہلے میں خانہ کعبہ تک پہنچ کر اُس کی عمارت کو نعوذ باللہ گرا دیا جائے۔ چنانچہ صبح تڑکے اس مردود کی فوج میں طبل جنگ بجنے لگے۔ ہاتھیوں کو قطاروں میں اُس نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے استوار کیا اور فوج کو اس کے پیچھے چوکس کیا اور طبل جنگ پر زور زور سے چوٹیں لگائیں اور حاجیوں نے زور زور سے کعبہ کے اطراف میں جا کر گرجدار آوازوں میں اعلان کیا کہ ابرہہ مکہ مکرمہ کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے اور فوج اپنی آگے بڑھاتا ہے جس قبیلہ نے مقابلہ یا جنگ کرنی ہے وہ مقابلہ پر آجائے۔“ عربوں نے کہا کہ جس کے گھر پر وہ حملہ کرنے آ رہا ہے وہ خود ہی اُس کا مقابلہ کر لے گا۔ ہم میں اتنی زبردست فوج کا مقابلہ کی طاقت نہیں لہذا ہم اللہ کی امداد پر بھروسہ کر کے خاموش رہیں گے۔“

ہاتھی خانہ کعبہ کی طرف بڑھنے لگے تو چشم ظاہر نے دیکھا کہ چھوٹی چھوٹی چڑیاں جو اب بھی خانہ کعبہ کے اطراف میں پائی جاتی ہیں اور جنہیں ابابیل کہا جاتا ہے۔ اپنے بچوں اور چونچ میں تین تین باریک پتھر دبا کر غول درغول نمودار ہونے لگیں۔ ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ ایک شخص قبیلہ قریش میں سے نہایت ہی غریب تھا۔ وہ وہاں سے ہجرت کر کے ابرہہ کے پاس پہنچا اور طالب اُس سے ملازمت کا ہوا تو اُس نے اُسے اپنے بنائے ہوئے اُس خانہ گھر میں

مقام اور خادم مقرر کر دیا۔ اس شخص نے جب وہاں ہیرے جواہرات اور سونا ہندی دیکھا تو نہایت خوش ہوا اور تدبیر اپنی غریبی دور کرنے کی سوچنے لگا اور بعد از ایک ماہ اُس نے گٹھڑی اس سونے چاندی کی رات کے پچھلے پہر باندھ لی اور اسی جعلی خانہ میں بول و براز سے فارغ ہو کر گٹھڑی اٹھا کر عرب شریف کی طرف فرار ہو گیا۔ دوسرے روز جب اس کی اطلاع ابرہہ کو پہنچی کہ وہ قریش اُس کے جعلی گھر میں بول و براز کر کے فرار ہوا ہے اُسے غصہ بہت آیا اور خانہ کعبہ پر اُسے مہار کرنے کے ارادہ سے چڑھائی کر دی۔ ایک روایت میں ہے کہ اُس کے ہمراہ ایک ہزار بہت بڑے ہاتھی تھے جو لشکر کے آگے آگے چلتے تھے لیکن خانہ کعبہ کے قریب و چوگرد جا کر یہ سب ہاتھی سجدہ میں گر پڑے اور انہوں نے کعبہ کی طرف بڑھنے سے گریز کیا اس پر ابرہہ نے اُن پر شدید طیش میں آ کر چابک برسوائے جس سے وہ طوعاً کرہاً اٹھے اور آگے بڑھے کہ یکا یک فضا میں چھوٹی چھوٹی نیالی و سیاہی مائل چڑیا نما ابابیل ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں نمودار ہوئیں۔ ان کے ایک ایک پنجے میں ایک ایک باجرے کے دانے جیسا پتھر اور ایک ایک پتھر چونچ میں دبا ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فضا میں بلند ہو کر ہاتھیوں پر یہ پتھر برسانا شروع کئے۔ ابرہہ اولین تو ہنسا کہ ان باریک پتھروں سے کیا ہوگا لیکن پھر وہ حیران و پریشان رہ گیا جب اُس نے ان باریک پتھروں کی کارکردگی دیکھی اور اُسے یقین ہو گیا کہ خدائے واحد کی طرف سے یہ خانہ کعبہ کی غیبی امداد فرمائی گئی ہے۔ تاریخی کتابوں میں یہ بات درج ہے کہ یہ

باریک پتھر اوپر سے جوں جوں نیچے آتے تھے بڑے ہوتے جاتے تھے اور جب ہاتھیوں پر برستے تھے تو توپ کے گولوں جیسی طاقت کے حامل ہوتے تھے اور اوپر سے گھس کر نیچے سے نکل جاتے تھے جس سے تمام ہاتھی چند ہی منٹوں میں کھائے ہوئے بھوسے یعنی گوبر کی مانند مر کر تباہ و برباد ہو گئے۔

قوم قریش کے سب قبائل ابرہہ کے خوف سے تمام کے تمام پہاڑوں میں جا چھپے تھے وہاں سے وہ اس حیرت انگیز واقعہ کا مشاہدہ کر رہے تھے اور ازل جب حضرت عبدالمطلب سے ابرہہ نے اعلان جنگ کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ خانہ کعبہ جس کا گھر ہے وہ خود آپ ہی اپنے گھر کی حفاظت کرے گا اور اے بادشاہ ہم میں تو تاب و توان نہیں ہے کہ تیرے لشکر شاہی کا مقابلہ کریں۔ تیرا معاملہ اس گھر سے اور گھر والے سے ہے لہذا ہمارے اونٹوں کو رہا کر اور بعد میں جو تیرے جی میں آئے کر۔ چنانچہ آپ کی اس بات سے ابرہہ نے خوش ہو کر آپ کے اونٹ چھوڑ دیئے تھے اور حضرت عبدالمطلب بھی اپنے قبیلے کے ہمراہ پہاڑوں کی طرف ہجرت کر گئے تھے غرضیکہ اُس وقت کعبہ کی بستی تقریباً سو فی پڑی تھی جب ابرہہ کے لشکر نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا اور ابابیلوں نے پتھر مار مار کر اُس کے ہاتھیوں اور لشکر کو کھائے ہوئے بھس یعنی گوبر کی مانند کر دیا۔ ابرہہ بادشاہ سب سے پیچھے ایک ابلق گھوڑے پر سوار یہ تمام ماجرا دیکھ رہا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ چھوٹے چھوٹے ابابیلوں کی صورت میں لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں اللہ کی امداد آئی ہے اور لشکر اس کا باریک کنکریوں کے لگنے سے گوبر کی مانند

تباہ و برباد ہو گیا ہے تو وہ واپس اپنے ملک کی جانب بھاگا اور گھوڑا دوڑاتا ہوا اپنے محلات میں جا گھسا اُس پر اس وقت خوف اللہ تعالیٰ کا اور ہیبت اس قدر طاری ہوئی کہ وہ سرو قد کاٹنے لگا لیکن ابابیلوں نے اُس کا پیچھا نہ چھوڑا اور ابابیلوں کا ایک چھوٹا جھنڈا اس کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ اڑتا ہوا ملک یمن کے محلات میں پہنچ گیا۔ بادشاہ نے تھوڑی دیر کے بعد بڑے ہال کمرے میں نزول اجلال کیا اور لوگوں کو مطلع کرنے لگا کہ کس طرح خانہ کعبہ کی امداد کے لئے پردہ غیب سے ابابیلوں کی امداد آئی اور انہوں نے باریک پتھریوں کی بارش کر کے اُس کے ہاتھیوں اور لشکر کو مانند گوبر کے کر دیا اور اسی وجہ سے وہ خود وہاں سے بڑی مشکل کے ساتھ جان بچا کر فرار ہوا ہے۔ کوئی پتھر جب فیل کے سر پر پڑتا تو پیٹ سے نیچے نکل جاتا تھا اور جوانوں کے سر پر پڑتا تو اتنی طاقت سے کہ مقعد سے نکل کر گھوڑے میں سے بھی گزر جاتا تھا چنانچہ بادشاہ ابرہہ خوفزدہ انداز سے خدا کی اس پیتھاک امداد کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اسی وقت چند ابابیل اپنی چونچوں میں باریک پتھر دبائے ہوئے اندر داخل ہوئے اور ایک درتچے میں بادشاہ کے سامنے بیٹھ گئے۔ اب وزراء نے باتدبیر نے ابرہہ سے پوچھا کہ وہ پرندے جو پردہ غیب سے ظاہر ہوئے کیسے تھے اس پر ابرہہ نے فوراً درتچے میں موجود اُن ابابیلوں کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ ”وہ بالکل یہی پرندے تھے“ اس پر وزیروں نے اُن چھوٹے چھوٹے ابابیلوں کی جانب دیکھا اور بڑبڑانے لگے کہ شاید اس بادشاہ کے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہے جس کی وجہ

سے سر سام ہو کر یہ پاگل ہو گیا ہے۔ بھلا اتنے چھوٹے معصوم سے پرندے بھی ہاتھیوں کے ایک ہزار کے لشکر جرار کو گوبر کی مانند قتل کر سکتے ہیں؟ یقیناً ان کا بادشاہ کسی مافوق الفطرت ہستی کو دیکھ کر پاگل ہو گیا ہے۔“ اسی وقت ابابیل کمرے میں اڑنے لگے اور ابرہہ خوف سے چیخنے لگا۔ ”مجھے ان خونی ابابیلوں سے بچنا..... یہ مجھے قتل کرنے آئی ہیں۔“ یہ کہہ کر وہ محلات سے بھاگا اور اسی اثنا میں سارے شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ ابرہہ اپنی ناگہانی شکست سے پاگل ہو کر واپس لوٹا ہے اور وہ بُری طرح پاگل ہو گیا ہے۔ ابرہہ اب اندھوں کی طرح دوڑ رہا تھا اور چھوٹی چھوٹی ابابیلیں اُس کا پیچھا کر رہی تھیں یکا یک اس طرح دوڑتے ہوئے اُس کا رخ اپنے ہی ہاتھوں بنائے ہوئے اپنے جعلی خانہ کعبہ کی طرف ہو گیا۔ ابرہہ کے پاگل پن کا مشاہدہ کرنے کے لئے لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ گھروں سے باہر نکل آئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ چند چھوٹی چڑیوں سے ڈر کر ابرہہ سڑک پر اپنے جعلی خانہ خدا کی طرف بھاگا جا رہا ہے اور چیخ رہا ہے کہ ”مجھے ان خونی ابابیلوں سے بچنا لو کہ یہ مجھے مار ڈالیں گی۔“

”بادشاہ پاگل ہو گیا ہے۔“ کسی نے چیخ کر کہا اور لوگ زور سے ہنسنے لگے اور کسی نے چیخ کر کہا۔ ”پاگل..... پاگل..... وہ چھوٹی چھوٹی ابا بیلوں سے ڈر کر بھاگا جا رہا ہے۔“ لوگ پھر اُس کی حالت پر قہقہے لگانے لگے۔ چنانچہ جب اپنے جعلی گھر میں گھسا ہوا چیخ چلا رہا تھا تو ایک ابا بیل نے چپکے سے اُس کے سر کے اوپر جا کر پتھر چھوڑ دیا جو توپ کے گولے کی طرح اُس کے سر پر پڑ کر اُس

کتابِ استخاره

کے مقصد سے نکل گیا اور وہ مردود و لعین مرکزِ گریز اور سری ابابیلوں نے اُس کے جعلی خانہ خدا کے اوپر جا کر پتھر چھوڑے جو توپ کے گولوں کی طرح اس جعلی خانہ پر پڑے اور سارا سونے چاندی کا گھر ٹوٹ پھوٹ کر روئی کے گالوں کی طرح فضا میں اڑنے لگا۔ چنانچہ جو ابرہہ خانہ خدا کو نعوذ باللہ گرانے لگا تھا اُس کا اتنا عبرتناک انجام ہوا۔ اس واقعہ سے ہندوستان اور امریکہ کو بھی عبرت پکڑنی چاہئے کہ وہ جوشِ غضب سے دیوانے ہو کر مسلمانوں پر عراق و کشمیر میں حملہ آور ہیں اور خدا کی مدد و معجزات کو انہوں نے نظر انداز کر رکھا ہے۔ جس طرح کہ عراق پر امریکہ نے چڑھائی کی اور وہاں مقابلہ ہائے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین کریمین رضی اللہ عنہم و رضو عن کو نقصان پہنچایا اور ہندوستان نے غرور و زعم برتری میں حضرت بل اور کشتواڑ کی بابری مسجد کو شہید کیا چنانچہ انہیں بھی اس بات کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ کسی وقت بھی خدا کا قہر و غضب ان قوموں پر نازل ہو سکتا ہے۔

چہ بدستش کفر سہارش بجای کشتواڑ کافراں باکارے کفرش صدرے مومن را دراڑ
ایں شروعات بدستش ہائے ہند را بگاڑ

ایں شروعات بدستش ہائے ہندورا بگاڑ

اے خداوند! جلّالے طور را جلوں گنگند یارسلو اللہ ترا فقرش کہ فقرے ارج مند
 یارسلو اللہ ترا سینہ کہ سینائے باند

یا رسول اللہ ۱۷ سینہ کہ سینائے بلند

اور ابرہہ کی شکست و موت سے کافروں کو عبرت پکڑنا چاہئے کہ خدا کی
امداد نہایت ہی مہیب و ہولناک ہے جو کسی وقت بھی نمودار ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں
کے خون سے جو کافرا اپنی تعمیر کا خواب دیکھ رہے ہیں شاید اس بات سے واقف

نہیں ہیں کہ اُن کی تعبیر خواب کس قدر بھیا نک ہو سکتی ہے۔

کافراں بردین شیری را خراش
ابلی از دورے حاضر تیز تر
از عراق و عرب و یمینش سرنگوں
جامہ خوں را فلسطین زیب تن
کاشمیر و افغان را جو شے جہاد
بت تراشاں را چہ دانی قدرے خویش
ہو سے ملکش ہر کے کامل نہ شد
بہسم گرد و قوت اش ذوق آداب
کافراں را عصرے نو غافل شدیم
خونے مسلم را بہ او تعمیرے خواب

کافراں را ذرّہ عقلش نہ ماند

ادبے از در گاہے حضرت بل نہ ماند

(رستم)

عصر حاضر میں جو اقوام مسلمانوں پر چڑھائی کر کے آرہی ہیں وہ اگرچہ بزعم خود خون مسلمان سے اپنے خوابوں کی تعمیر کرنا چاہتی ہیں لیکن ابھی اپنے اس خواب کی تعبیر سے واقف نہیں ہیں کہ ایسے بھیا نک خوابوں کی تعبیر آخر کار کیا ہوا کرتی ہے۔ لہذا انہیں ہاتھی والوں کی شکست و موت سے عبرت حاصل کرنا

چاہئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس خورشیدے عرب و عجم اور اُس مہتاب حجاز مقدس سے اور اُن کے اخلاق حسنہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ انہوں نے اول تو ناجائز کسی پر حملہ نہ کیا اور اگر کیا تو ذمیوں سے بہترین اور رشک تاریخ سلوک کیا کہ جس سے لاکھوں کافر بھی مسلمان ہو گئے۔

رشتک تاریخ سلوک کیا کہ جس سے لاکھوں کافر بھی مسلمان ہو گئے۔
کی، رشتک القمری، مہری، سینائی
ازاں کہ نور و رحمت عالمینی
خداوند باشی، محبوبی، قرینی
منم دربار گاہت سر بسجدیم
ز آوازے تو خوش اش مہکے خلدے
محمد اش حلاوت ازلی، ابدی
زرستم اسم عربی مایہ دار است
زرمت بے کنار و بے شمار است

حرف آخر خاک قدوم رسول احقر العباد رستم علی جمشید

۳۰ جون ۲۰۰۳ء اسلام گنج فیصل آباد

== تمت بالخیر ==